182

Comp

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش محمد کاظم آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

اندر سبھا امانت

مع

۱۳۲۱ھ

مداری لال

باہتمام محمد صادق پروپرائٹر

صادق پریس لکھنؤ رکابگنج میں چھپا

مختصر فہرست کتب صادق پریس و صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
قصہ منصور	۱۰/	ہنس جواہر اردو	۲-۱/	بہار گلشن	۱/	فریب حسن	۱/
قصہ چھبیلی بھٹیاری	۳/						
قصہ ماہ رمضان	۱۰/	حسینوں کا مذاق	۱/	نغمہ شیریں	۱/	شیل ختی	۲/
قصہ آہو	۱۰/	زلزلہ نامہ	۱۰/	چنچل معشوقہ	۱/	معرکہ سومنات یا محبوب گذشت	۸/
قصہ گل صنوبر	۲-۱/	مجموعہ عیلی و چھپے نامہ	۳/	دو دلہن کی فریاد	۱۰/	خون جگر یا نیلوفر	۳/
مشرق نیرین	۱-۱/	گل بکاولی	۳/	**ناول**		دلبر	۴/
قصہ شاہ یمن	۱۰/	سالنگا سدا برج	۳/	پراسرار دلہن یا		خورشید بہو	۳/
باد بہار	۲/	افسانہ عجائب	۱۰/	نسیم آرزو	۲/	ماریہ سلطانہ	۲/
گلزار سرور	۲/	بیتال پچیسی	۲/	جفائے ناز	۳/	جذبہ حسن	۴/
رستم نامہ	۳/	لیلیٰ مجنوں ہوس	۲/	اشک خون یا لاڈلا بیٹا	۲/	منصور اور خورشید جمال	۳/
قصہ شاہ روم	۱۰/	معجزہ ہرنی	۱۰/	عمیر و ریحانہ	۲/	تفریح الانسان	۸/
قصہ شاہ جمجمہ	۱۰/	بڈھے کی شادی	۱۰/	رشید و زہرہ	۲/	سعید و زکیہ	۲/
قصہ محمد بیگ جوان رعنا	۳/	**غزلیات**		رہبر	۶/	محل خانہ شاہی	۶/
قصہ ہیرامن طوطا	۳/	عروس بہار	۴/	عثمان مریم	۶/	اسرار امریکہ	۴/
قصہ سپاہی زادہ	۱۰/	غنچہ بہار	۱/	جفائے عشق	۲/	پراسرار شہزادی یا	
قصہ سوداگر بچہ	۱۰/	بزم قوالی	۱/	خواب عبرت	۲/	مہر خاموشی	
عاشق بہا	۱۰/	البیلا معشوق	۶/	خونی رقیب	۶/	انگریز ڈاکو	۶/
آرائش محفل	۵/	ترانہ دلچسپ	۱/	معشوقہ عرب	۸/	طلسمی فوارہ	۱۲/
باغ و بہار	۴/	شگوفہ بہار	۱/	ترکی دلہن	۴/	شہزادہ چین	۳-۱/
موجوار قصہ	۱-۱/	پھولوں کی ڈالی	۱/	سلیم و مہر النسا	۳/	لال لبنان	۶/
ہنس جواہر بھاکھا	۴/	چمن لالہ زار	۱/	خون آرزو	۲/	منصور موہنا	۶/

المشتہر محمد کاظم آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

حسب فرمائش محمد کاظم صاحب آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

اندر سبھا امانت

۱۳۲۱ھ

مع

مداری لال

باہتمام محمد صادق پروپرائٹر

صادق پریس لکھنؤ کا گنج مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرا شہزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبھا میں دوستو اندر کی آمد آمد ہے
پری جمالوں کے افسر کی آمد آمد ہے

خوشی سے چہچہے لازم ہیں صورت بلبل
ایاس چمن میں گل تر کی آمد آمد ہے

فروغ حسن سے آنکھوں کو اب روشن
زمین پہ مہر منور کی آمد آمد ہے

دو زانو بیٹھو قرینے کے ساتھ محفل میں
پری کے دیو کی لشکر میں آمد آمد ہے

زمین پہ آئینگی راجہ کے ساتھ شب پریاں
ستاروں کے مہ انور کی آمد آمد ہے

غضب کا گانا ہے اور ناچ ہے قیامت کا
بہار فتنۂ محشر کی آمد آمد ہے

بیان راجہ کی آمد کا کیا کروں استاد
جگر کے جان کی دلبر کی آمد آمد ہے

چوبولہ اپنے حسب حال زبانی راجہ اندر کے

دوسرا شہزادہ

دوسرا شہزادہ

میری طرف سے نہ ہو ویگا بدگمان یار عزیز
خدا گواہ ہے یہ ہی نہین شعار اپنا

شاہزادہ

نہ بولیگا اب سے دل کہ جو مین کہتا ہون
سنو مرا کہنا یہی تھا کئی دن سے بار بار اپنا

وزیرزادہ

چمن کی سیر کو جی اور صحرا دھر بہلاو
ادھر ہو بیانکل سے نور دیکھ سبزہ خار اپنا

شاہزادہ

سوال یہ ہے کہ دل و جی کو یہ ملکون کی
نہین خوش آتا ہوا اب شب اور دن بار اپنا

وزیرزادہ

یہ غلام ابھی موجود بالکل ہے
طبع مبارک ہی ہی ہو نہ بار اپنا

شاہزادہ

کہ ہو سیر تو چلو دل ہے ساتھ
نکالو کوئی عمل کہ سفر شروع کرنا الوار اپنا

سبھا ۱۲

وزیرزادہ

شکار سے کوئی بہتر نظر نہین آتا
یہ حیلہ ایسا ہی ہوویگا پائدار اپنا

شاہزادہ

یہ تم نے خوب کہا ہمکو بھی ہوا منظور
ہوا اس فریب کا شاید کہ شد و کار اپنا

وزیرزادہ

اب اسمین کچھ نہ واللہ کوئی دم نا غیر
کریگا جا بیگا جو کچھ کہ کردگار اپنا

شاہزادہ

صلاح وقت یہی ہے کہ اک قرینے سے
کرو سے زیادہ شتابی یہ کاروبار اپنا

وزیرزادہ

سفر کا سامان ہے تیار سب مداری لال
فقط ہے شاہ کی رخصت کا انتظار اپنا

شاہزادہ

تھی یہ بس یہی دل مین کہ ای مداری لال
کہ اب کسی جنگل مین ہوا سوار اپنا



راجہ ہون مین قوم کا اندر میرا نام
سنورے میرے دیو ری دلکو نہین قرار
تخت بچھاؤ جگمگا جلد لیسے ان آن
میرا سنگدیپ مین ملکون ملکون ہے راج
لاؤ پریون کو میرے جلدی جا کر یہان

بن پریونکی دید کے مجھے نہین آرام
جلدی میری واسطے سبھا کرو تیار
مجکو شب بھر بیٹھنا محفل کے درمیان
جی میرا ہی چاہتا جلد دیکھون آج
باری باری آن کر مجرا کرو یہان

آمد پکھراج پری کی بیچ سبھا کے

محفل راجہ مین پکھراج پری آتی ہے
جسکا سایہ نہ کبھی خواب مین دیکھا ہوگا
دولت حسن سے ہو جائیگا عالم معمور

سامنے معشوقونکے سرتاج پری آتی ہے
آدمی زاد و نہین وہ آج پری آتی ہے
کرنے اس بزم مین اب راج پری آتی ہے

رخصت لینا شاہزادی کا واسطے شکار کے پریزاد سے

دوسرا شہزادیکا اپنا باپ سے

سن اے بابا ہو کر عرض کرتی ہون رخصتی پاؤن
حال مین اے درد کی سارا کہان تک گاؤن

جواب دینا بادشاہ کا شہزادی سے

بیٹا مین بھیجون ابھی صدقہ ہو جاؤن
پیاری تو جو کچھ کہو ہم سا کہتی نہ لگاؤن

چھند شاہزادہ

وحشت سے نخرے اپنے دکھاتے ہیں یہان تک
ہوتے ہیں روز چاک گریبان تک
دل میں رہا ہے دیکھون بیابان تک
اب ہے شکار غزالان تک

جواب شاہزادہ

تکلیف تم نہ کرو کچھ ریحان تک
ہوتے نہیں یہ وضع امکان تک

رنگ ہے زرد حسینون کا نہ کیونکر استاد | غل ہے محفل میں کہ پکھراج پری آتی ہے

شعر خوانی اپنے حسب حال زبانی پکھراج پری کی

گاتی ہون مین اور ناچ سدا کام ہے میرا	آفاق میں پکھراج پری نام ہے میرا
پھندے سے میرے کوئی نکلنے نہیں پاتا	اس گلشن عالم میں بچھا دام ہے میرا
مین لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہیں رکھتی	قارون کا خزانہ اک انعام ہے میرا
کہتے ہیں جہانمین جسے انسان گل و بلبل	یہ رخ ہے وہ گیسوی سیہ فام ہے میرا
بدست مجھ کو دیکھ کے ہوتی ہے خدائی	معمورہ حسن سے کیا جام ہے میرا
کرتی ہون دل و جان مین راجہ کی پرستش	کہتے ہین جسے کفر وہ اسلام ہے میرا
اللہ نے بخشا ہے مجھے رتبۂ عالی	گردون جسے سب کہتے ہیں وہ بام ہے میرا
انسان کی شرارت سے مرا بس نہیں چلتا	دل لیکے مکر جانا سدا کام ہے میرا
اُستاد کو دیتی ہون عا دل و جان سے	یہ کام جہان مین سحر و شام ہے میرا

چھند زبانی پکھراج پری کے بیچ سبھا کے

راجہ اندر دیس میں رہیں الٰہی شاد	جو مجھ سی ناچیز کو کیا سبھا مین یاد
کیا سبھا میں یاد مجھے راجہ نے آج	دولت مال خزانہ کی کب ہے محتاج
ہیرا اپنا چاہیے تخت نہ مجھکو تاج	جگ میں بات اُستاد کی رہی رہے مہراج

غزل

کیا کیا نہ ہو نکلتی مری کیا ان باتون سے
دل مین کھٹک ہے تو جو ہے مری ارمان سے

شاہزادہ

پریون اور پریون کا سب ترس ہوئے
جو کہو ان اشک اوس سے لالہ کے

شاہزادہ

کیا جانا اپنا حال کیا ہے
بس اب تو خدا کے حسن و خوف ہو دل لگا رہا ہے

شاہزادہ

کہ مرنا ہی میرا سچ جب بھی
ہائے میں بچو ہون ... اور ہر سو جانا رہ
بس اپنا شہزادہ سے کہا ان گزار رہیں
... تیری ... ہوکر پہنچا ... اس بات گزار رہیں

پہلا شاہزادہ
جیون کا بندھن نہ ٹوٹے کسی طرح سے یہ نہیں
پر ندی کا پانی ہمیں سہے جو دونا توانا ہو سر کے راہ نہیں

دوسرا شاہزادہ
چپکا نہ ہو سوچنا ہی چیں بہ جبیں
نہ ہو فلک پہ چمکا ہوا چاند ستارہ نہیں

تیسرا شاہزادہ
پیارا ہو دلبر کیسا بہت بھلا ہو
جیسے نکھر کے سونا کسی کا چمکتا نہیں

چوتھا شاہزادہ
ہنسی کے پیچھے بھید چھپا ہوا جانتے ہیں
زندگی اسی غم میں اپنا کاٹتے ہیں

پانچواں شاہزادہ
بہار کے پھول ہی سب ہو رہے ہیں
نکھار پر جو ہے وہ لعل کا بھلا نشان نہیں

چھٹا شاہزادہ
بڑا ایسے جو ہو شہزادہ

اندر سبھا

جدا جو آپ کے ہونے کی ہے تقدیر
پھر آئینگی مجھے لیجا کے کو ساریں

ساتواں شاہزادہ
بھلاؤں گا میں تجھ کو کس طرح پیارے
یہ یاد تیری رگ جاں کی ہوئی تار یہیں

آٹھواں شاہزادہ
نکالے یہاں سے جاتا ہوں زمیں دار لال
ہوا ہے غیر کے در پر بھی اختیار یہیں

نواں شاہزادہ
ہوا ہے غیر سے دلبر بھی اختیار یہیں
اپنے دل کے ہوئے جو محتاج اے مرادی لال

ٹھمری زبانی پکھراج پری کے بیچ سبھا کے

آئی ہوں سبھا میں چھانڈ کے گھر ۔ کاہو کی نہیں موہے آج خبر
چیری ہوں تیری راجہ اندر ۔ رکھنا دن رین دیا کی نظر
سونے کا براجے سس مکٹ ۔ روپے کے نکھت پہ بیٹھ نہ ڈر
چاروں کونوں پہ لعل لٹیں ۔ داتا کا کرم رہے آٹھ پہر
سایہ رہے پیر و پیمبر کا ۔ مولا کی سدا رہے نیک نظر
استاد کھو ہر سے ہر دم ۔ دنیا میں رہیں ہجرت الکثر

بسنت زبانی پکھراج پری کے بیچ دہن بہار کے فصل بہار میں

رات آئی بسنت عجب بہار ۔ کھلے جرد پھول پر ونگی ڈار
چٹکو کسم پھولے لاگی سرسوں ۔ پھیکت چلت گیندن کے ہار
ہر کے دوارے مالی کا چھورا ۔ گروا اڈارت گیندن کے ہار
ٹیسو پھولے انبا بور انے ۔ چینا کے روگھ کلین کی بار
گروا اپنے استاد کے دوارے ۔ چلو سب سکھیں کر کر سنگار

غزل بسنت زبانی پکھراج پری کے فصل بہار میں

ہے جلوہ تن سے در و دیوار بسنتی ۔ پوشاک جو پہنے ہے مرا یار بسنتی

شہزادی
لوک ستان بنا ہے کچھ تیغ کا انگار کو
ابرو کمان تیغ نگہ اور مژہ ہیں تیر
دیکھو حسن فکر کرتی ہو کس شہسوار کی
شہزادی آج آئی ہے گلگشت گلزار کی
گانا شہزادی کا وقت آمد
ہوا ہے غیر سے اپنے دل کے ہوئی محتاج
اے مرادی لال

شہزادہ

تجا ہی قصد تیرا اب اُسدم ملال کا
جھوٹا ہوا یہ صید تو ہی میرے جال کا
تو نے جو کر لیا ہی شکار اک غزال کا
آیا نہ خوف تجکو ہمارے جلال کا

جھنڈ

شامت ترے سر آئی تجھے ہوئی سوار
کرتا ہے اپنی قسمت مین آج شکار

کس نے لیا ہی دیر سے کوئی کیا اظہار
دراز زبان کو تھام کر کے مجھے گفتار

جھنڈ

مین نے جو کر لیا ہی شکار اک غزال کا
بیجا ب ہوا ہی تیرا یہ باعث ملال کا
پردہ اٹھا کے دیکھ تو اس وحشی حال کا
ہو گا اسیر اور کوئی تیرے جال کا

شہزادی

صید کو تیرے جو صید اپنا بنایا تونے

فرحت

خوف کچھ اپنی طبیعت مین نہ کھایا تونے
چوریان کرنا اور سینہ زوری [illegible]
کہین سرزوری بتا یہ مجھے بتایا تونے
ہے محل جا مرا جنگل مین تو آیا ہی کیا
اپنا نخچیر مجھے صیاد بنایا تونے
پیچھے اس صید کے تھوڑا سے مجھے [illegible]
ہاتھ سے میرے شکار اب یہ چھڑایا تونے
ہاتھ نہین صیاد دے صیاد کا اپنا پرایا تونے

کس فصل بہاری مین شگوفے ہین کھلائے	معشوق ہین پھرتے سر بازار بسنتی
گیندا ہی کھلا باغ مین میدانین سرسون	صحرا وہ بسنتی ہے یہ گلزار بسنتی
مخمل کا نئی رت مین زرد ہین میان	پہنے ہے قبا یار کی دستار بسنتی
ہون غم سے مین زرد جو تو قتل کریگا	خون نکلے گا ای قاتل خونخوار بسنتی
اُس شکسیحا کا جو ہو جائے اشارا	آنکھون سے ہے نرگس بیمار بسنتی
غم کھا کے موا ہون مین کسی زرد قبا پر	ہے قبر کی چادر مجھے درکار بسنتی
گیندونکے درختون مین نمایان نہین گیندے	ہر شاخ کے سر پر ہے یہ دستار بسنتی
منھ زرد دوپٹہ کے نہ آنچل سے چھپاؤ	ہو جائے نہ رنگ گل رخسار بسنتی
رُت پھر گئی عالم کی چلی باد بہاری	میخانے کو سجواتے ہین میخوار بسنتی
خون ایک تو تھا میرا کیا زرد قبا نے	طرّہ ہوئی اُس پر تری دستار بسنتی
کھلتی ہے مرے شوخ پہ ہر رنگ کی پوشاک	اودی ہے کوئی چینی و گلنار بسنتی
ہے لطف حسینونکی دو رنگی کا امانت	دو چار گلابی ہون تو دو چار بسنتی

ہولی کھیلو آج پری کی بیچ سبھا کے

پا لاگے کر جوری	شیام موسے کھیلو نہ ہوری
گون چراون مین نکسی ہون	ساس نند کی چوری

صید تو اب یہ کیا اپنا پرایا تونے
جرم آقا ہی یہ پر تیری صورت پہ
ورنہ اس وقت مجھے خوب جلایا تونے
اب شکار اپنا الٹا مجھے بنایا تونے

شہزادہ

کون ہی تو جو بیان شور مچایا تونے
مفت کیا بک بک سے دماغ اور کھایا تونے
[illegible] تیرا بنایا تونے

سگری چیز یا رنگ مین بھجوؤ	اتنی سنو بات موری
شیام موسے کھیلو نہ ہوری	
چھین جھپٹ موری ہاتھ سی گاگر دل دھڑکت ہو سانس چڑہت ہے	جور سے بہیان مروری دیکھ کپٹ گوری گوری
شیام موسے کھیلو نہ ہوری	
عبیر گلال لپٹ گیو مکھ پر ساس ہجارن گاری دیگی	ساری رنگ مین لوری بالم جیتا نہ چھوری
شیام موسے کھیلو نہ ہوری	
پھاگ کھیل کے تم سے ری موہن سکھین مین استاد کے آگے	کا گت کینی موری ہوئیون مین تھوری تھوری
شیام موسے کھیلو نہ ہوری	

غزل زبانی پکھراج پری نیچ سبھا کے

بیداد مجھے یاد ہے واللہ تمہاری للہ قدم شرم کے کوچے سے نکالو عاشق کی مراد آئے رقیبونکو الم ہو	یوسف کی قسم اب کرون چاہ تمہاری بازار مین ہم دیکھتے ہین راہ تمہاری جائے جو سواری کبھی درگاہ تمہاری

ہے جسکی ساری ذات کا یہ گل کھلا ہوا
عاشق تو غمزہ تلاش مین ہے سدا ملال
دل مین مرے ہی آپ ہی سرم کھلا ہوا
جنگل مین جا کے آنکھ مین الا ہوتا
دل مین جواب ہے یہ ترا تمکو الا ہوا
کیونکر سمجھاؤن آہ مین آتش فراق

شہزادی

اس فکر مین مین خود ہون آپ ہی تیم کیا ہوا
مجھ ناتوان کو ایک یہ کیا عارضہ ہوا
صحرا مین قیس صبر سے ہی طرفہ وار دا
اک مہ جبین کا آج مرا سامنا ہوا
رہتا ہے ہر گھڑی مجھے اس ماہرو کا دھیان
دل میرا لاکھ جی سے اسپر فدا ہوا
ناصح نہ کر خدا کے لیے ایسی گفتگو
چھٹا نہین چھڑانے سے یہ دل پھنسا ہوا

وہ بت مرے پاس آئیگا کسطرح یقین ہو	جھوٹی ہے قسم دوستو واللہ تمھاری
ہوتا ہے زمین پر اُسے خورشید کا دھوکا	صورت جو کبھی دیکھتا ہے ماہ تمھاری
بت بنگئے محفل مین قیمو نہ بولے	کیا بات ہے خالق کی قسم واہ تمھاری
بوسے جو طلب مین کئے ہنسکے وہ بولے	سرکار سے موقوف ہے تنخواہ تمھاری
بوسے جو طلب مین کئے ہنسکے وہ بولے	کیا ہمکو جھکاتی ہے کنوین چاہ تمھاری
ہے عشق کا دریا بسر جوش امانت	عالم مین رہے آبرو اللہ تمھاری

غزل دوسری زبانی پکھراج پری کے

ٹکرا کے سر کو جان نہ دون مین تو کیا کرون	کب تک فراق یار کے صدمے سہا کرون
اندھیر ہے لگاؤ نہین جو اس شمع رو سے لو	پروانہ غیر پروہ رہے مین جلا کرون
جی چاہتا ہون صنعت صانع پہ ہون فدا	تجھکو بٹھا کے سامنے یاد خدا کرون
ہر چند چاہتا ہون نہ بولون مین یار سے	قابو مین اپنے دل کو نہ پاؤن تو کیا کرون
اے بت ترے سوا نہین کوئی مین کی ہوس	اللہ سحر کرون تو تری التجا کرون
انصاف ہو تو ہے نہ مرا جو ہاتھون ہاتھ	آگے خدا کے حشر مین محشر بپا کرون
مین مر گیا تو رو کے کہنے لگا وہ شوخ	کسکو سناؤن گالیان کس پر جفا کرون
غمزہ سے آگئی مجھے اک آن مین قضا	یہ شکر تیری ناز کا کیونکر ادا کرون

اندر سبھا

رہ جا تیکی مین نہ ہم نکلیں تب تمام عمر
تمکو نہ دل سے کوئی کہ جیسا تھا
ہے خدا نہ مین نصیب مین جو تم ہے کھلا ہوا
ہوتی کا دو اسی ریل ناز سے وہ دار ہے کا رہا
نہ مرا ایسی دل مین ہے جو سے جو پہ کھلا ہوا
نکلی غبار دل کی

نکالنا شہزادی کا

[illegible]

ایسے مزے اُٹھاے آزار عشق مین
کوچے مین اُسکے بیٹھ کے دل بیچ جاتیا
وہ بت ادا سے سامنے آکر جو بیٹھ جاے
لون بوسہ لف کا تو وہ بائیں گلا جل
بے عشق کچھ جیا نہین ہین لیست کا مزا

آئین مسیح بھی تو نہ اپنی دوا کرون
اوقات یان بسر صفت نقش پا کرون
کعبے مین بھی نماز کو اپنی قضا کرون
پھانسی لے مجھے جو عشق مین خطا کرون
دل یار کو نہ دون مین امانت تو کیا کرون

غزل زبانی پکھراج پری کے

رفتار کے چلن سے غضب ان لبھائی
بوسہ جو مانگا چشم کا کیا قہر ہو گیا
جانے نہ دونگا آپکو سننے کا مین نہین
اک بوسہ پر یہ گالیان اللہ کی پناہ
درگذرا مین لاپ سے ہٹے کمان کا پیار
نظارہ روے صاف کا منظور ہے نہین
عاشق کو زہر غیر کو مصری کی ہو ڈلی
نامحرمون کی آنکھ نہ انگیا پہ جا پڑے
خوش چشم سب جہان کے امانت مین بیوفا

چھوٹے سے سن مین یار بڑے ہم ہو جالئے
چھپر نہ عین بزم مین آنکھین نکالئے
باتین بنا کے وصل کا وعدہ نہ ٹالئے
کچھ مین بھی اب کہونگا زبان کو سنبھالئے
پھیلا کے ہاتھ پانون گلی مین نہ ڈالئے
دکھلا کے زلف کو نہ بلا سر کی ٹالئے
اسطرح کی نہ بات زبان سے نکالئے
سینہ کھلا ہوا ہے دوپٹہ سنبھالئے
جی چاہتا ہے آنکھ کسی پر نہ ڈالئے

صحن گلشن مین جو تو جلوے خرامان ہو جائے
عرق خجلت کا رخ گل پہ نمایان ہو جائے
نرگس آنکھون کو چھپا کر کہین پنہان ہو جائے
رنگ چھا کر سیتہ و خیابان ہو جائے
مینھ برستا ہے گھٹا چھائی ہے کالی کالی
بلبلین باغ مین خوش پھرتی ہین ڈالی ڈالی
دیکھین جو کچھ ہین وہ سب نکلین گے ارمان وہان
جھولنے کا رخ کا کیا لطف ہے اس آن وہان
آئیگی چلنے سے ہو رونق بستان وہان
کیسا کیا ہے جمع عیش کا سامان وہان

لالہ گون بادہ گلرنگ کا پیمانہ ہو
صحن گلزار مین سب صورت میخانہ ہو
پینگ جھولے کا ہر اک مست کا مستانہ ہو
مور ٹھوٹے دیس سے [illegible] کا ہو
مینھ برستا ہے گھٹا چھائی ہے کالی کالی

اندر

بلبلین باغ مین خوش پھرتی ہین ڈالی ڈالی
[illegible] شہزادی

درخواست نیلم پری کی زبانی راجہ اندر کے

خوب رچھا ناچ کے گا کے	پہلو مین میرے اب بیٹھ تو آکے
خوش ہوئی تجھ سے محفل ساری	اب ہے نیلم پری کی باری

درخواست نیلم پری کی بیچ سبھا کے

سبھا مین آمد نیلم پری ہے	سراپا وہ نزاکت سے بھری ہے
ستارونکی جھپک جاتی ہین آنکھین	وہ اسکے تن مین بلبوں ذری ہے
غضب گلنار ہے اور اسکا چلنا	کبھی زہرہ کبھی وہ مشتری ہے
خجالت سے نکیون نیلی ہو سوسن	کہ نافرمان سے اسکو ہمسری ہے
ندیکھا ہوگا ناچ ایسا کسی نے	بلا ہے سحر ہے جادوگری ہے
تمام اسکے ہین اعضا شعلہ طور	شرارت کوٹ کر اسمین بھری ہے
زمین پردہ پری آتی ہے استاد	جواہر ہے جو رنگت مین ہری ہے



[illegible]

چشم پرنم سے تری ہو جائیگا طوفاں عیاں
میری جانی سے خبر ہوگا تجھے حال صدا ہجان
یار بن جی اڑ گیا خوش نہ آلی ہے ہوا ساون بھی
دیکھو ایسی زبان حالت ہے جی انگی نہ بولی
سو گئی غنچہ ایسے ہیں مستی سے اپنا جانا بھولی
یار بن سر کو نقش بے عشق ہی کا لگا نہ بھولی
جی اور اواز ویسے عیان ہی اول ہی ہو گھٹا ساون کی

نظارہ خود ہوں باکرسے سنبل کی صورت
صورت آئینہ ہوں بدن باگرد ہی نو ہے
ایسا صبا ورنے کے لب بر انصو
اشتر فاک ہو ہوں تیرے ہیں یہ کہ ساون کی
یار بن سر کو نقش آلی ہے ہوا ساون بھی
جی اٹھ ایسے جانی ہی عشق کا نا میں
کیا دو کھا کی تواب

غزل

کل سے واقف نگاہ کیا مگر جوان مجھے
اب خدا کرے درست پھر کیا یہ ان مجھے
جان جان کے کر اب نہیں یاں کان مجھے
یار بن کسکو خوش آلی ہے گھٹا ساون کی
جی اڑا ہے لئے جاتی ہے ہوا ساون کی
زندہ عشق سے اسطرح جھٹکا یا تو نے
اپنے بیگانوں میں مشہور بنایا تو نے

شعر خوانی حسب حال اپنے زبانی نیلم پری کی سبھا میں

حوروں کی خوش اڑتے ہیں پریوں کی شان پہ	نیلم پری ہے نام مرا آسمان پر
اللہ کے کرم سے زمانہ میں ہے عروج	جھکتا ہے سر فلک کا مری آستان پر
انسان کی کیا ہے اصل کہ پتلا ہے خاک کا	جن کھیل جاتے ہیں مری الفت میں جان پر
نیلم کو چوم چاٹ کے آنکھوں پہ رکھتی ہیں	شہرہ ہے میرا جو ہریوں کی دکان پر
پڑتی نہیں ہیں کسکی نزاکت پہ میری ہو	رکھتے ہیں پھول ہاتھ گلستان کا ن پر
کرتا نہیں ہے کون محبت کا حق ادا	دیتی ہیں دیو جان مری آن بان پر
مسی کی طرح باغ میں جمتا ہے اسکا رنگ	سوسن خجو کر لاتی ہے میرا زبان پر
زہرہ مرے خیال میں مفتی ہے سر سدا	مرتے ہیں تان سین ترانے کی تان پر
استاد نے زمین پہ بلا کر دیا ہے نام	کیونکر رہے نہ میرا دماغ آسمان پر

چھند زبانی نیلم پری کی بیچ سبھا کے

میں چیری سرکار کی تم راجوں کی راج	گانا مجھ معشوق کا سنو غور سے آج
سنو غور سے آج مرا راجہ جی گانا	ناچکے جھل بل دکھیکے دیکھو بتلانا
ہوا ہے میرا تب اس محفل میں آنا	جیسے سارا دیس بدیس استاد نے چھانا

چھند دوسرا زبانی نیلم پری کی بیچ سبھا کی

کوئی فکر نہیں ہے ساون کی
کو دو کا لگانا کہو موری
دل کا گانا شہزادے کا
جی اڑا ہے لئے جاتی ہے ہوا ساون کی
یار بن کسکو خوش آتی ہے گھٹا ساون کی
دیس سونا کے مرا دیس پھر آیا تو نے
ایسا جھولا مجھے ایجان جھلایا تو نے
اپنے بیگانوں میں مشہور بنایا تو نے

کوئی جائے پیا کو نت درسا
ہمام بن بیا کلی تو دری
کوئی جائے کہیو یہ موری
ماہرو ہارو جھوم مجھی درسا لگادو
مورا سارا درسا آگی
سب بھول گئی چترائی

مین حیرت میں جیسے ہو رہی
کوئی جائے کہیو یہ موری
ہم دو اس طرح ادی جاؤ
شہزادے کو نینک سا آؤ
اب جن ہو من ترساؤ
ہم پیت کرکے کیا چوری
کوئی جائے کہیو یہ موری

ٹھمری جھنجھوٹی متضمن سوال از شہزادی
فراق یار میں کیا عذاب ہو رہی

مجرا میرا دیکھکر کرو مرا دل شاد		آئی ہو نہین دور سی کرکے تمکو یاد
گاکے ناچ کے آج ہنر اپنا دکھلاؤن		کرو مراد لشاد کہ جی کھولکے گاؤن
داد اپنی پاکر یان گھر اُستاد کے جاؤن		ہنر دکھلا کر محفل مین داد اپنی پاؤن
ٹھمری زبانی نیلم پری کی بیچ دھن کھماچ کے		
دل تڑپے دن رتیان رے		راجہ جی موسے کرو بتیان رے
دھڑکت ہے موری چھتیان رے		جیرا ڈرت تمھرے درس سے
سوتن جاکے لگیتان رے		ہمری اور سے تم سے دن دن
لگھو کے بیٹھا دیو بتیان رے		درس اُستاد کا چھٹے جھکا
ہولی زبانی نیلم پری کے بیچ سبھا کے		
انکیا رنگ مین بھجو لی ہے		کانا کو سمجھاوت نہ کوئی
موری برج مین پت کھوئی		
پیت کی جان کو روئی		اج سکھی ہم گھر مان جاکے
منھ آنسون سے دھوئی		عبیر گلال چھڑاؤن کہاتر
بدن ماٹی مین ملوئی		
کر بکڑا اجب روئی ہے		گروا لگایو گراسے کے مہکا

[illegible]

[illegible]

شب فراق کے صدمے اٹھاؤن ...
نہ اسکا وصل ہو ممکن نہ تاب ہو دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہو دل کو

عجب لینی نگاری ویٹی		ہم ہون جان کو کھولی
	سکھی بس کہا کر سولی	
بیٹھ بیٹھ کے برج کے لوگن یان یا جو کھرا اوستاد نے پالی		اکبری کا بس بولی پھر ہم ہاتھ سے کھولی
	نکس کر جو کن ہولی	

غزل زبانی نیلم پری کے بیچ سبھا کے

عشق کا خنجر لگا ہے دلپہ کاری اندنون	زخم کی صورت ہے خون آنکھوں سے جاری اندنون
باغ مین جاتی ہے اس گل کی سواری اندنون	دم چرائے پھرتی ہے باد بہاری اندنون
دیکھ قسمین کہہ چہ قاتل مین لیجا تا ہے دل	دشمن اپنا کر رہا ہے دوست داری اندنون
بھولی بھولی شکل پر دل ترپا جاتا ہے صنم	کیا ہی صورت ہو گئی ہے پیاری پیاری اندنون
مدتون ہمنے نکالا وصل مین ارمان کا	فرقت دلدار مین ہے بیکلی بھاری اندنون
عشق کے آزار نے لاغر کیا ہے اسقدر	شکل پہچانی نہین جاتی تمھاری اندنون
قتل کرتا ہے عرق آلودہ ابرو خلق کو	کیا تری تلوار پر ہے آبداری اندنون
سر اٹھایا ہے جنون نے عشق زلف یار مین	پانو کو درکار ہے زنجیر بھاری اندنون
راگ لا کر بزم مین عاشق برا کرتی ہے حال	چھیڑ دیتے لشکر پر دین ستاری اندنون

نہ اسکا وصل ہو ممکن نہ تاب ہو دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہو دل کو
آہ کیسی محبت ...
ہماری لال کیون ... آفت آ ہو دل کو
نہ اسکا وصل ہو ممکن نہ تاب ہو دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہو دل کو

چمن کی سیر کو ...
وصال ...

فلک کے ہاتھوں سے پیچ ہو کے جی کو تار کیسا
کبھی فراق ہے کا ہے وصال غنچہ دہان
کبھی بہار گلستان میں تو گاہ خزان
زمانہ رہتا ہے کیا ایک حال پر ایجان
خدا کرے کہ وہ صنم تم الجھے سے ملجائے
جو آرزو ہو ترے دل کی جلد بر آئے
کلام پاس زبان پر نہ مبرم لاؤ
میں صدقے جاؤں ذرا لکو اپنے سمجھاؤ

پلکین جھپکا نیکا قاتل کو ہوا ہے تازہ شوق
ٹھنڈھی سانسین بھرتے ہو ہردم امانت کیلیے

چل رہی ہے دلبر عاشق کے کٹاری اندنون
جان جاتی ہے کہو کیسے تمھاری اندنون

غزل دوسری زبانی نیلم پری کے نیچ سبھا کے

دل مرا اسیر چمن سے ہوا شاد کبھی
زندہ جبتک ہیں ہم ایجان جفائین کرلو
توڑتا بیڑیان وہ سری اگر وحشت مین
سر جھکا تا ہے اٹھا تہین مقتل سر قدم
ستم ایجاد تمھین ہمنے بنایا جانی
تم وہ خوش قد ہو روش تمجو ذرا انکو چلو
نہ لگایا لب گلرنگ سے مینائے شراب
دلکو تھا عالم طفلی مین یہ شوق صحرا
لیلی زلف کا بوسہ لب گلرنگ کی ہے چاہ
صورت نقش قدم ہمنے گذاری اوقات
ہوگا تب حال مین بلبل کا پھنسانا معلوم
بلبلو کسکو دکھاتی ہو عروج پرواز

لے گیا باغ مین ہوسے نہ صیاد کبھی
یون سہے گا نہ تمہاری کوئی بیداد کبھی
ناتا کاہے کو لو ہامرا حداد کبھی
ہاتھ مجھپر بھی کبھی چھوڑے ہے جلاد کبھی
اسطرح دل سے ستم ہوئے نہ ایجاد کبھی
سر اٹھا ہے نہ چمن مین کوئی شمشاد کبھی
ہمسے شیشے مین نہ اوترا وہ پریزاد کبھی
نہ کیا مین نے گلستان کا سبق یاد کبھی
کبھی مجنون ہوا ان سے عشق مین فرہاد کبھی
مٹ گئے صاف کبھی ہوگئے برباد کبھی
آئیگا موت کے پھندے جو صیاد کبھی
ہم بھی اس باغ مین تھے قید سے آزاد کبھی

جو آرزو ہو ترے دل کی جلد بر آوے
خدا کرے کہ صنم تیرا تجھکو ملجاوے
خدا وہ روز کہیں جلد ہمکو دکھلاوے
کہ وصال صنم جان جان ہاتھ آوے
رولائے غیروں کو اور ہنسائے تجھکو
پھر کبھی شب ہجران کے غم دیکھا
جو آرزو ہو ترے دل کی جلد بر آئے
خدا کرے کہ صنم تیرا تجھکو ملجائے
ترے الم سے مجھے بھی ہوا الم جانی

ترے سبب سے یا نصیب سے سکھ ہو اپنی عمر جانی
ہو بیقراری دل سے طرح رہے تمہاری جانی
عرض و دعا کر رہی اشتو و مبتلا جانی
جو آرزو ہو تیری وہ کہیں جلد بر آوے
خدا کرے کہ صنم تیرا تجھکو ملجاوے

جو آرزو ہو ترے دل کی جلد بر آوے
خدا کرے کہ صنم تیرا تجھکو ملجاوے

ٹھمری گانا شہزادی کا راگنی کالنگڑا

جب سے پیا ن موری سدھ لینی ری
[illegible]

ہین قیامت بت بیشرم وحیا کی باتین		کبھی کہتا ہے امانت مجھو اُستاد کبھی

غزل تیسری زبانی نیلم پری کے

مزہ وصال چمن کا اُٹھائیگا پھر کیا		ڈرا جو ہجر اپنے وہ دل لگائیگا پھر کیا
کسیکی زلف کیجانب جو کھیچ رہا ہے دل		بلائے تازہ مری سر پہ لائیگا پھر کیا
الٰہی خیر ہو پھر جوش پر ہے دیدۂ تر		کسی کے عشق کا طوفان اُٹھائیگا پھر کیا
کھلائیگا مری یون ہڈیان جو تو ای غم		پس فنا سگ یار آکے کھائیگا پھر کیا
الٰہی خیر پھڑکتی ہے آنکھ کیون بائین		غضب ہے وہ مجھے دیدہ دکھائیگا پھر کیا
جفا کو جان غنیمت گلہ ستم کا نہ کر		بگڑ کے یار سے ای دل بنائیگا پھر کیا
دکھایا زیست مین جس نے نہ منھ امانت کو		پس وصال وہ تربت پہ آئیگا پھر کیا

فقرے لال پری کی درخواست مین زبانی راجہ اندر کے

دکھا چکی تو کرتب سارے		پہلو مین اب بیٹھ ہمارے
کیا سبھا مین تو نے نام		اب ہے لال پری کا کام

آمد لال پری کی بیچ سبھا کے

سبھا مین لال پری کی سواری آتی ہے		جمانے رنگ اب اندر کی پیاری آتی ہے
شفق مین آئیگا جھرمٹ نظر ستارونکا		پہنکے سُرخ وہ پوشاک بھاری آتی ہے

جواب شہزادہ اور نیلم پری کے سوالات

ہین آج ہم ہری ہوں پیا بن ترس ترس

جب دکھلایا رخ روشن کی وہ جھلک
نرگس کی طرح اپنی کھلی رہتی ہے پلک
بیکس کا بڑھ گیا میرا ملال جو تو نہ پہچان سکا
اے ابر تو بہار نہ دکھلا کہ آج اے فلک

کھانے کی کچھ ہوس نہ سونے کی کچھ ہوس
میں آپ مر رہی ہوں پیاسی تڑپ تڑپ
باقی اگر ہے دل میں تو رونے کی کچھ ہوس
اے ابر تو بہار نہ دکھلا

ترجیع بند مشتمل بر جوابات از وزیر زادی

یہ موسم بہار یہ اللہ کا کرم

گلوں کے واسطے باد بہاری آتی ہے لگانے سب کے دلوں پر کٹاری آتی ہے نہال ہو کہ مراد اب تمہاری آتی ہے کناروں پر وہ لگا کر کناری آتی ہے بہار تازہ کی محفل میں باری آتی ہے	حسین بزم کی شادی سے کھل پڑینگے تمام نگاہ اسکی چھری سے سوا نکیلی ہے کھلے گا لالہ کا تختہ سبھا میں ہر بار وہ ڈوپٹہ دیکھکے بجلی گرے گی بجلی پر میں کس زبان سے کہوں اسکی شوخیاں کیا ہو



شعر خوانی زبانی لال پری پیش سبھا کی

جوڑا ہے سرخ لال پری میرا نام ہے نوکر عقیق لعل بدخشان غلام ہے ذرات مجکو خون بہانے سے کام ہے	انسان کا کام حسن پر میری تمام ہے یاقوت زر خرید ہے سرکار کا مرے عاشق کو قتل کرتی ہوں ابرو کی تیغ سے

[illegible]

پوشاک میری سرخ ہی کھڑا ہی چاند سا	دیکھو شفق مین رات کو ماہ تمام ہی
شوخی پہ میری ہوتے ہین مرغ چمن ہلال	ہر گل کو زیست باغ جہاں مین حرام ہی
مرغ بجھ سی ہوتا ہی ہر دم جو دو بدو	کرتا لہو لگا کے شہیدون مین نام ہی
اُستاد انجمن مین رہین سرخرو سدا	اللہ سے دعا یہ مری صبح و شام ہے

چھند زبانی لال پری کی بیچ سبھا کے

بیٹھی تھی قاف مین جوڑا پہنو لال	یہان بلا کر آپ نے بڑھا دیا اقبال
بڑھا دیا اقبال کہ یان مجکو بلوایا	سماں سبھا کا آج بہت دن بعد دکھایا
روپ سروپ بھاؤ میری دلکو بہایا	رہے سدا استاد یہ بیان کرتا رکاسیا

ٹھمری زبانی لال پری کی بیچ درپن بس کے

مورے جوبن مان لعل جڑے	بہت کھرے او مہاراجہ
کوؤ مونگا کوؤ چنی کہت ہی	پرکھن والون پہ گاج پڑے

بہت کھرے او مہاراجہ

چھتیان موری گجب کی گہو سرنگ	جیسے انگیا مین کوئے دھرے

بہت کھرے او مہاراجہ

کوؤ مورے لال لال جوبن کی	اوستاد سے کھبر کرے

کلام وزیر زادی

[illegible]

سبحہ ۱۰۲

پھر گلزار کرو دل کو ذرا بہلاؤ
اس محبت کی تو واللہ سزاوار نہو
جبر کرو بہر خدا دل کو ذرا دو تسکین
پھر کبھی جوش مین یہ دیدۂ خونبار نہو
[illegible]

کلام شہزادی

[illegible]

شہزادے کا جھنڈ کتنا وزیر زادی کا

کہا سب برباد ہی کر دے
ختم امید تھی واری مجھے ستانے میں
دوست و دشمن ہو سے سب کے خطا وار مجھے
قطع امید ہوئی اب تو بیگانوں سے
صدمے میں نہیں ترے باد و مراد دلدار مجھے
منت کرنی یوں سر اپنا قدم پر دھر کے

مجھ پر ثابت ہو گیا تیرا مکر و فریب
آنکھ تیری جس پہ پڑی وہ ہوا آسیب
اک بات تم سے کبھی یوں کر ہو خفا میں
پیارے تمہارے دل میں وہ ذرا نہیں
دل جس کا لیجئے اُس سے وفا نہیں
واللہ خود غرض کی ہو تمہیں آشنا نہیں
کس نے تعلیم کیا اے ستم ایجاد مجھے
خوب ہیں مکر زمانے کے ارے یاد مجھے

	بہت کھرے او مہا راجہ رے	
ساون زبانی لال پری کے ساونی فصل میں		
	پیا بن گھٹا نہیں بھاوے	
رہ رہ دل رو ندہو آوے	بجری کی چمک چمکاوے ڈراوے	
	بن پیا گھٹا نہیں بھاوے	
	انترہ	
رت برکھا کی آئی ری گیان	آج جیا کو کل نہیں آوے	
موری اور سے یاد ن سنجی	کوؤ اسکو سمجھاوے جاوے	
	بن پیا گھٹا نہیں بھاوے	
امنڈ گھمنڈ کا ری بدر ا	موہے نا حک نہ ستاوے	
کوئی یون پروائی سے جا کہہ	اور ملک برساوے جاوے	
	بن پیا گھٹا نہیں بھاوے	
کاسے کہوں اس مینہ بوندماں	لکھ پتیاں جو پہنچاوے	
پیتم کو کوؤ بھری برکھا مین	دئی مارے سے ملاوے لاوے	
	پیا بن گھٹ نہیں بھاوے	

فصل

کہا شہزادی سے جو جنگل میں اپنا وطن
کہے لال پری نے فضل سے کیا ہے شہزادہ وطن
دل ہے جو ہر دم اپنا پیارا وطن
کون ہے جو پھیرا یہ تیرا وطن

کہوں اس کو اپنی وزیرزادی وہ پیاری
آنکھ سے دیکھا ہو جو یہ کام سے کیا گذری
ہائے ہر دم یہ ہے کیسا ستم اے دل

دعا شہزادی کی

نصیب شہزادی

[illegible]

بھیجت ہون آنسوون کی بوند پیر استاد کو مان کے اپنے	پینگھا جھڑ لگاوے بن پریت پر جاوے جاوے

بن پیا گھٹا نہین بھاوے

غزل ساون کی زبانی لال پریکے ساونکی فصل مین

دلکو مرغوب ہی ٹھنڈی جو ہوا ساونکی	مانگتا ہون مین سدا حق سی دعا ساونکی
یاد آتا ہی وہ سبزہ وہ گھٹا ساونکی	شکل دکھاے پھر اب جلد خدا ساونکی
چڑھ گیا جبکہ فلک پر مری آنکھو نکا دہوا ن	گر گئی خلق کی نظرون سی گھٹا ساونکی
دیکھئے آنکھون سے کس کس کی برستا ہی لہو	یار ہاتھون مین لگاتا ہی حنا ساونکی
زلف جانانکے قرین یون ہی دوپٹہ اودا	شب تاریک مین جسطرح گھٹا ساونکی
ابر بھاگا ہوا جاتا ہی خدا خیر کرے	آج بدلی نظر آتی ہے ہوا ساونکی
کہین وہم گریہ تصور نہ مجھے زلف کا ہو	رات ہوتی ہی سیاہی مین بلا ساونکی
موتی کانونمین نہین یار کی زلفونکی قرین	چھاے بھادونکے ہین اور یہ وہ گھٹا ساونکی
ایک لحظہ نہین تھمتی ہی جھڑی اشکونکی	لگ گئی کیا مری آنکھونکو ہوا ساونکی
ہی امانت یہ نکالی ہی زمین تو نے نئی	پہلے تھی کسکی غزل تیری سوا ساونکی

ہوئی زبانی لال پریکے یہ دہن سنگھ کاقی ہوئی کی فصل مین

[illegible]

اندر سبھا

دیکھئے چلکے دلا کوچۂ جاناں کی بہار
پھرے اس لطف سے تا گلشن شداد مجھے

دوہرہ کہنا وزیر زادیکا

ہے پیارے موجود ہی یہ تیرا دلدار
کیا ہتا ہے جسکے واسطے آپ کو تیغ خوار

جواب دینا شہزادیکا

ترجا باعث ہی ہوا اپنا سدا کار
سے زیادہ کون اب مرا غمخوار

دوہرہ کہنا شہزادی کا شہزادیسے

پیارے سیاں ترے فراق مین اپنا یہ حال
دیکھ رہا بھلا جانی مرا خیال

چھند

اسی تو لوگوں جو تم سے صنم میں جدا ری
کبھی رو رو غم میں آہ کریں بیتا ری
بلبل کی طرح یاد میں تری سواری
او گل تری تلاش میں جا بجا رہی
تو ابلہ تیا شہزادہ دیکھا شہزادی کو
گئی جو منھ پھیر کے دکھلا کے اپنا بال
ہوا یہ تیرا دیکھنا جی کا بس جنجال

چھند

یہ ساعت غم فراق میں پیا سا بخت رہا
ہر لحظہ ہر گھڑی میں اسیر بلا رہا
دن رات موت ہی کی سر پر سا یا رہا
جان اسیر یار جدا ہی بیچارہ رہا

شہزادی

ہائے جس روز سے شکل اپنی دکھائی تمنے
ایک آتش مری سینہ میں لگائی تمنے

انترا

سر کی دن رات لٹکائی تمنے
ہیچ اسی مکہ میں بتکدہ دن رات بنا ڈالا تمنے
ایک جسم بے ہوش کیا اسے دکھلا کے تمنے
شمع سماں اپنی تصویر میں بنا ڈالا تمنے
رقیب سیاہ کی بھی وارثی لاکھ لگا دی تمنے
دین و دنیا ختم کی سب یکبار لوٹ لئے
سر کو قدموں پہ تمہاری ہی یار کئے
اپنا دل جو ہمیں سپرد کیا ان کو جلا ڈالا
سر سے پاؤں تک نظر آئے صفا کی تمنے

لاج رکھ رے شیام ہماری — مین چیری ہون تمہاری
جراوے سمجھ کے گاری یا

انترہ

عبیر گلال نہ مکھ پہ ڈارو — نا مارو پچکاری نا
آدھی دینھ سب دیکھ پڑیگی — ساری بھجو ڈ نہ ساری

کہیں گے لوگ متواری

تم جانتے ہو لیکے کھلیا — ہم ڈرپوک اناری
تاک جھانک لگا ست موہن — جاؤں تورے بلہاری

نہ کر موہے جان سے عاری

لاکھ کہی تم ایک نہ مانی — منتی کر کے ہاری
یاہی گھڑی اُستاد سے جا کر — کہیو حکیکت ساری

کہاں جاؤ کے گر دہاری

غزل لال پری کی بیچ دہن دیس کے

خیال آتا ہے دل کو شکوہ بیداد کیا کیجے — خدا سے اس بت کافر کی فریاد کیا کیجے
بہار آئی ہے گلشن میں گھٹا جاتا ہے دم اپنا — قفس کے در کو وا کرتا نہیں صیاد کیا کیجے

شاہزادہ

عالم الفت سے کی بھی بتائی تمنے
پیار کر کے بڑی ناز سے خوب ستائی تمنے
جب سے دیکھا ہے وہ ہوا دل تو شمار نقشہ لئے
جان و دل ایمان و جان اڑا لی تمنے

انتظار و بیکلی ہی دل مین اور اسی نصیب
آتش شوق نہان روز چھپاتی ہمنے
کاش غفلت کا سبب ہی شکوہ
دیکھ کر تجھ کو یہ اسو جو ایسا ہی یادلی ہے
دور ہو جاتا ہی وصل مین ہی ابرائی کھائی ہمنے

بہت کرتا ہی تو جیسے خیال یار کا شکوہ
مقابل سروکو پاکر گلستان مین وہ گل بولا
کسی محبوب کا بوٹا سا قد آنکھوں مین پھرتا ہی
جنونکا جوش کھوتا ہی گو نکو چھیدکے نشتر سے
لہو بہتا ہی غیرونکا ہمارا دم نکلتا ہے
ہماری قبر کو ٹھوکر لگا کر یار کہتا ہے
امانت کوہ پر پہونچا تو یون فرہاد چلایا

جو بھولے آپکو ایدل اسی بھر یاد کیا کیجے
غلام اپنا جو ہو اسکو اسی آزاد کیا کیجے
چمن مین دیکھکر ایدل اسے شمشاد کیا کیجے
نہ تجھکو گالیان دیجے تو ای فصاد کیا کیجے
گلے پر پھیرتا خنجر نہین جلاد کیا کیجے
ملا ہو خاک مین جو خود اسی برباد کیا کیجے
لبو پر جان شیرین ہی اب استاد کیا کیجے

غزل دوسری زبانی لال پری کے

شب فرقت مین نالونے جہان سر پر اٹھایا ہی
رُخ رنگین کو ہنسکر زلف مین اپنی چھپایا ہی
چھپاؤن منہ نہ اسی لیو ن گیسو نہ مین وحشی
نئی ہی روشنی اپنی لحد پر تنگ دستی سے
حباب آب و دانہ حشر مین گا تو لٹیگا
ہوئی ہی تیز ہمپر سنگدل تم گالیان دیکر
شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین

زمین مین زلزلہ ہی آسمان چکر مین آیا ہی
طپان ہی ابر مین بجلی چمن مین ابر چھایا ہی
کفن بیداغ عریانی کے جامہ پر لگایا ہی
چراغونکے عوض اس شمع رونے دل جلایا ہے
پیا ہی عمر بھر خون جگر غم مین نے کھایا ہی
زبانکی تیغ کو خوب آپ نے پتھر چٹایا ہی
لب رنگین پہ مسی ملکے اسنے پان کھایا ہی

پھلون شہزادہ سراج مین بہار
بہت ہی ہمارے ہی لال پری
عجب دیو دیکھا ہی یہ لال پری
دیو شہزادہ سراج مین پھول
کھلون شہزادی کا تاج مین پھول
سنکر بس یہ یونکہ جا
بیٹی رین بہونک جا

دیکھو اندھا

کیا سوتی اوٹھ جاگ
ابکی بھاگ مین ابری لاگی
ہرسے آری لال سکھی ری
بھلا بھیو پہ بھاگ سکھی
کھلون شہزادہ سراج مین بھاگ

دوہرہ کہتا شہزادیکا شہزادیکو
دکھلایا اللہ نے روز سعید
آج مجھے آج ہوئی عید

مبارکباد

دن آئے آج شادی کا روز آج خدا نے دکھا دیا
مہر سا چہرہ تھا بحر کا پردہ اٹھا دیا
رشک خزان پر پردہ خزان پیا دیا
گل کی طرح ہنسی گل محزون بنا دیا

نواب شہزادہ تمام شہزادہ سدا دولہا

عالی نصیب پھر ملنا ترا ایک اور بھی
اللہ نے کیا کچھ ایسی پایند

جھنڈ

تم نے ملا دیا

صدمے فراق کے ہو چکے ہمکو
جگی نہ تھی امید وہ آنکھوں نے دکھا دیا
دنوات کی ہنسی وہی قہقہہ دکھا دیا
اور شربت وصال کو باہم پلا دیا

شہزادی

آجکی رات جلوۂ عیش پر جان کرین
اپنے اس کلبۂ احزان کو جنت کرین
دل مین آتا ہے شب ماہ مین پی پی کر شراب
ہم اور تم آجکی شب سیر گلستان کرین

ہمین اب زندگی ہے تلخ اُنکی کڑوی باتونسے	کسی ون نے زہر کھا لیجیے یہی ملین سما یا ہے
مری تربت پہ تا نا چاندنی مین کیون نہ ہی مگرہ	کسی نے چادر مہتاب مین قبضہ لگا یا ہے
عیان سیندور کا ٹیکا نہین محراب ابرو مین	چراغ اُس شمع رو نے عین کعبہ مین جلایا ہے
نہین ہیو جہ ہیم ہچکیان آتی ہین فرقت مین	کسی محبوب کو تو آج امانت یاد آیا ہے

فقرے سبز پری کے درخواست مین بالی راجہ اندر کے

کاٹی رات مزے مین پیاری بیٹھ کے مہلو مین پیاری	بہت لڑائی تو نی جان اب سبز پریکا دھیان

آمد سبز پری کی نیچ سبھا کے

آتی نئے انداز سے اب سبز پری ہے	لب سرخ ہین پر سبز مین پوشاک ہری ہے
فیروزہ اُسے دیکھکے کہا جاتا ہے ہیرا	چہرہ مین زمرد سے سوا جلوہ گری ہے
جن اُس سے خجالت کے سبب اُڑ نہین سکتے	پریونکو سدا شرم سے بے بال و پری ہے
زیور کی ہے کیا شان جو ہر سبز بدن پر	اک شاخ ہے نازک کہ شگوفون سے بھری ہے
بنتا ہے زمرد یہ سدا دھانی دوپٹہ	کیا حسن کے اقبال سے سبز یکو جری ہے
آمد کی خبر سُنکے حسینون نہین دم	جو شمع ہے محفل مین چراغ سحری ہے
اُستاد عجب عاشق و معشوق کے ہین نام	شہزادہ گلفام ہے یہ سبز پری ہے

شعر خوانی اپنے حسب حال زبانی سبز پریکو

[illegible]

معمور ہوں شوخی سے شرارت سے بھری ہوں	دھانی مری پوشاک ہے میں سبز پری ہوں
کیا اصل ہے سبزی کی مرے حسن کے آگے	فیروزہ سے خوش رنگ زمرد سے کھری ہوں
لے لیتی ہوں آنکھ فرشتوں سے ملا کر	انسان ہے بھلا کیا میں پری جن سے ڈری ہوں
شعلہ ہوں بھبھوکا ہوں غضب ہے مرا غصہ	جل جائیں پریزاد جو میں گرم ذری ہوں



زندہ نہ رکھے گا مجھے سن لیگا جو راجہ	شہزادہ گلفام کی صورت پہ مری ہوں
وہ شمع ہے میں پروانہ ہوں وہ سرو میں قمری	وہ گل ہے جہاں میں میں نسیم سحری ہوں
استاد کے دم سے چمن جس کا ہے سرسبز	میں اسکے طاؤس کے داغ جگری ہوں

پہ جو بولہ زبانی سبز پری کے

بسنت گانا شہزادہ کا

بلی رت بسنت شہزادہ آئے
سب کے من بھائے
[illegible]
سکھ دو آن [illegible]
سکھ دو بسنت [illegible]
سکھ دو رنگ اور [illegible]

سبھا اندر

بلی رت بسنت شہزادہ آئے
میں بھاگ بھری [illegible]
پھر ہوں [illegible]
[illegible]
اور بسنت [illegible]
بلی رت بسنت [illegible]

غزل گانا شہزادہ [illegible]

[illegible]

سوتا شہزادی اور شہزادہ
کا بام پہ اتارنا ڈیرا پہاڑ
بھی تھا شہزادہ کا بالا سے
بام پہ پری پہ سبز دیو سے
پھنسا کنا دیو کا پری سے

ایسا ہو کہ خواب سے یہ بیدار ہو
اور شکل میری دیکھے ویلین ذرا ذرا سے
پھر تو نہ میرے قال پہ چھوڑ دیو کو
آفت نہ کوئی آئے میرے جان پہ پری سے

دوہرہ کہنا زرد پری کا سبز دیو سے

اور سے سبز دیو اب یہاں سے اٹھا
پلک کی پلک میں اسی گھڑی پہنچی

راجہ جی تو سو گئے دیا نہ کچھ انعام	جاتی ہو نہیں باغ میں یہاں مرا کیا کام
سن ری کالے دیو ری تو میری اک بات	آتی تھی راجہ کے گھر جو میں آج کی رات
شہزادہ اک بام پہ سوتا تھا نادان	جو میں اسکا دیکھکر نکلی میری جان
اتری اپنے تخت سے تیر کلیجہ کھائے	سوتا تھا وہ بے خبر ہاتھ پاؤں پھیلائے
صورت اسکی دیکھکر دل سے گیا قرار	منہ پہ منہ میں نے رکھا کیا خوب سا پیار
دل میرا لگتا نہیں محفل کے درمیان	قالب میرا ہے یہاں وہاں ہے میری جان
اسکو گر تو لا اٹھا جلدی جا کر یار	لونڈی میں ہو جاؤنگی تیری بے تکرار

جواب دینا کالے دیو کا طرف سبز پری



گھر میں لا جو کہے ہے تو پری ہونگی ہزار	تجھسے کر سکتا نہیں ہرگز میں انکار

حصہ

جواب دینا دیو کا سبز پری سے

جاتا ہوں لیکن اسی میں اسو کیا
پر تو بھی ہمراہ میرے چل اری نفق

دوہرہ کہنا شہزادی کا پری سے

خواب سے ابھی نہیں کھولو کر دو انکو
اسی گھڑی تمہاری آنکھ

جواب دینا شہزادی کا پری سے

نکلی ہے نہیں دیکھو کھولی ہے آنکھ سوتا ہوں خاطر خواہ
ناحق میری نیند سے بہت ہیں سوتا ہوں

حصہ کہنا شہزادی کا پری سے

لیٹا ہوں تمہیں عالم خواب کا
بھاگا ہی سچ بیٹا ہے پیارے شہزادہ کا

جلوہ دکھا دو مجھے پری ... نقاب

جواب دینا شہزادے کا ...

تقصیر ہوئی اسی خانہ خراب

تیری خاطر ہی مجھے رب یہان سوا	پتا بتا معشوق کا لاؤن ابھی اُٹھا

جواب سبز پری کا طرف کالے دیو کے



جا تو سنگلدیپ مین اختر نگر مین ہان	سوتا ہوا اک ماہرو لال محل پر وہان
چھلا مین دی آئی ہون لینا اُسی نشان	سبز نگون کی آب سے تو اُسکو پہچان

سوال کالے دیو کا سبز پری سے

لایا شہزادے کو جا کر ہندوستان	تو اپنے معشوق کو سبز پری پہچان

جواب سبز پری کا خوش ہو کر طرف کالے دیو کے

یہی ہے شہزادہ مرا یہی ہے جان	یہی مراد دلدار ہے مین اسپر قربان

جگانا سبز پری کا شہزادے کو شانہ ہلا کر

جواب دینا شہزادے کا سبز پری سے

فائق بچا و ... دست عتاب ...

دوہرہ کہنا پریکا شہزادیکے

طالب ہون روز و شب مین ہی جو تیرا ہم

دنیا مین دوست شاد ہین اوہ داری کا لال

کرسکتا بات بھی تو یقین مین تجھی ہے

اس بیکسی مین ہے نہ کوئی یار و آشنا

ہے یاس مجھکو بھی ہوئی کمین تسکین تراہے

کیونکر بجھاؤن آتش دلکو مین ناصحا

تیری صورت کی شکل پری مین دکھتی ہون

دنیا مین ایسے بھی پیدا ہوئے جوان

جواب دینا شہزادیکا پریکو

مرتا کوئی جیوے کوئی کھوئے اپنی جان

اس سے ہمکو کیا غرض تلاش ہو نادان

چھند کہنا زہرہ پریکا شہزادیسے

جاتی ہے جان پھر ذرا رخ ادھر کرو

میری طرف سرد یہ صنم اپنی جا کرو

سوتے ہو کیا بیخبر چھوڑ کے گھر بار	آنکھین کھولو لاڈے نیند سے ہوشیار

جاگنا شہزادے کا عالم حیرت مین بیتاب ہو کر

کوٹھا میرا کیا ہوا چھوٹا کدھر مکان	سویا تھا مین کس جگہ آیا ہائے کہان
ناوہ میرے لوگ ہین ناوہ میری جان	خواب مین ہون دیکھتا جاگ رہا ہون یہان

گانا شہزادے کا عالم حیرت مین بیتاب ہو کر

گھر سے یان کون خدا کیلئے لایا مجکو	کس ستمگار نے سوتے سے جگایا مجکو
حق نے کیا خواب پریشان دکھایا مجکو	نظر آتا ہے نہ اپنا نہ پرایا مجکو
حیف صد حیف کسی نے نہ خبر لی میری	کیا عزیزون نے مری دل سے بھلایا مجکو
نیند سے آنکھ کسکی نہ کھلی کوٹھے پر	اُٹھکے مو دیکھے نہ جنگل سے چھڑایا مجکو



ضمنہ ۱۲

حاضر ہون جان جیسے چاہو جور و جفا کرو

لیکن نہ اپنے پاس سے پیاری جدا کرو

جواب چھند مین دینا

شہزادہ کا پریکو

ہنستا ہون کیونکہ مین نہین جو جانا یار ہو

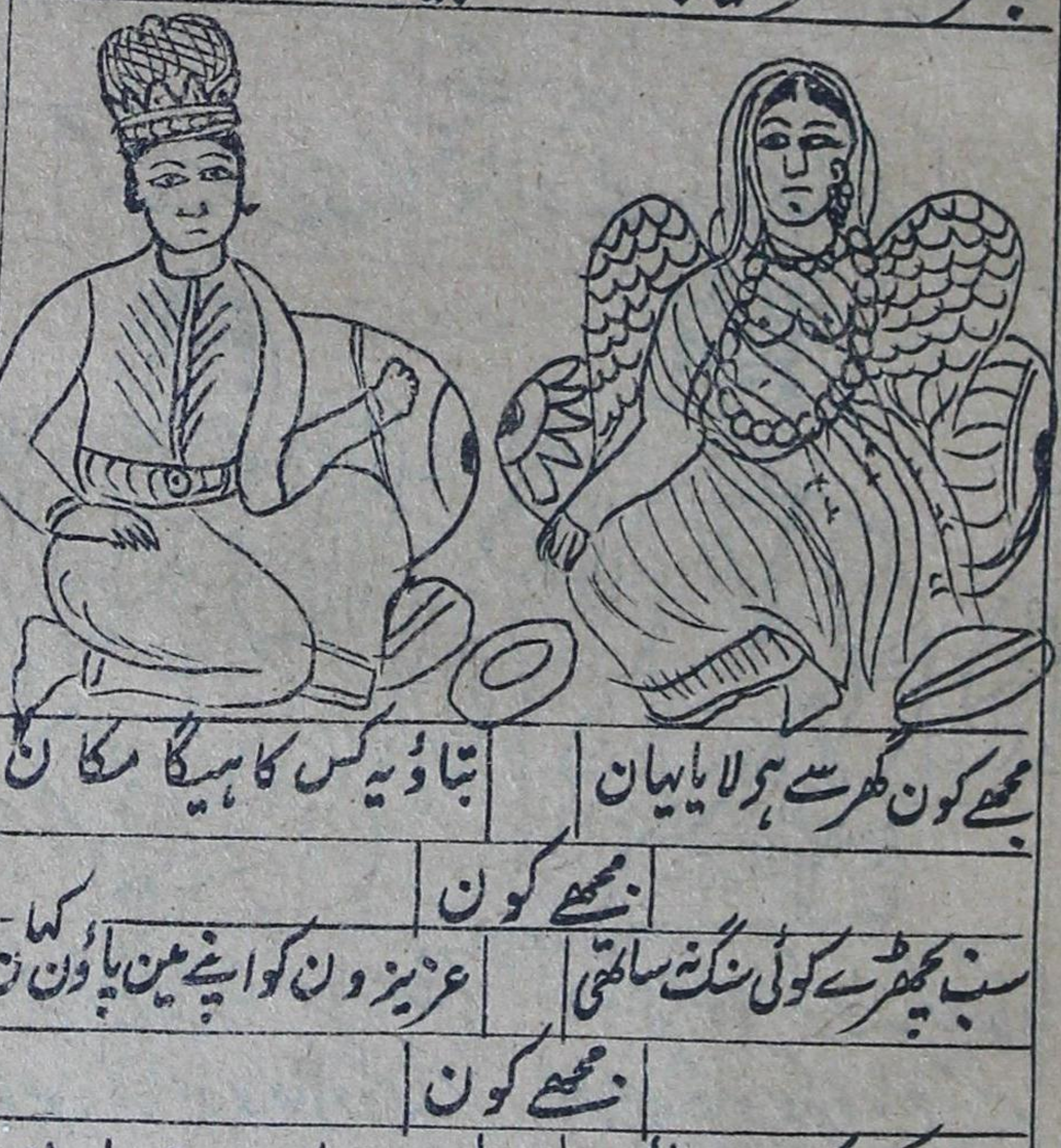
کیا ہوا پیچھے جو تمہین پیاری کا ارادہ

[illegible]

جب نکلسہ اب بات کا ہمکو نہ کچھا ہوتا ملال
سب حسن عمر مین ہوتین یہ پہنچی ہو ان نزل
ای صنم جسنے تجھے چاند سی صورت دی ہے
اسی اللہ نے ہمکو بھی محبت دی ہے
اوج پر تھا نہ ستارہ مقصود جو مجھے ہوتا ولد
یکرہ دن اسطرح ہے سر میرے افزون ہو ان کا سر ہو
دیکھو یہ میری اس محبت کا نتیجہ یہی آخر کلا
ای صنم جسنے تجھے چاند سی صورت دی ہے
ای صنم اسنے ہمکو بھی محبت دی ہے
اسی اللہ نے اپنی جو الکی ہوتی
پھر اب اپنی تقدیر سے بس سن ہوتی
نکلے سر ہوتی یہ ہاتھون میری اپنی حالت
اپنی الفت سے ہاتھون تیرا جان ہے
ہائی کیا اسنے تجھے چاند سی صورت دی ہے
ای صنم جسنے ہمکو بھی محبت دی ہے
اسی اللہ نے تو ای یوسف ثانی میری
آج خاطر سے تو دی

ڈھونڈھنے کوئی پرستا نہین آیا مجکو		بس مین ظالم کے مجھے چھوڑ دیا ہائی غضب
کس بلا مین مرے اللہ نے پھنسایا مجکو		تا دم مرگ اب امید رہائی کی نہین
ہو بہت گردش قسمت نے ستایا مجکو		مخلصی کی کوئی تدبیر بتا دو اُستاد

پھر گانا شہزادیکا بھاگ کی تیز حالت اضطرار مین



بتاؤ یہ کس کا ہیگا مکان		مجھے کون گھر سے ہر لایا یہان
	مجھے کون	
عزیزون کو اپنے مین پاؤن کہان		سب بچھڑے کوئی سنگ نہ ساتھی
	مجھے کون	
سر پہ باپ نہ مان		دل کا کس کو حال سناؤن

دیکھو آغوش مین آکر کہین جائی میری
نہ اسوقت یہ جو بات نہ مانی میری
اس سخن پر ہو بس اب ختم کہانی میری
ای صنم جسنے تجھے چاند سی صورت دی ہے
اسی اللہ نے ہمکو بھی محبت دی ہے
تجھے یہ اپنی طبیعت جو نہ آئی ہوتی
پھر یہاں کا ہے کو یہ ہمکو ستائی ہوتی
نا تو یہ دوری ہوتی نہ یون تیری اٹھائی ہوتی
پھر کبھی آپ نے کیون آنکھ دکھائی ہوتی
ای صنم جسنے تجھے چاند سی صورت دی ہے

جواب دینا شہزادیکا تیکو

اسی اللہ نے ہمکو بھی محبت دی ہے
ای صنم جسنے تجھے چاند سی صورت دی ہے
دفعۃً بیٹھ گئی دل مین مرے آئی ایسی
کونسی بات تھی جین اپنی نہ کہانی آئی ایسی
آپ ہر بار یہی جو اسوقت یہ کہانی آئی ایسی
جانجان کیا یہ بھلادون مین سمائی ایسی
اسی اللہ نے ہمکو بھی محبت دی ہے
ای صنم جسنے تجھے چاند سی صورت دی ہے

	مجھے کون	
گھر جانے کی آس نہین ہے		پڑی کس مصیبت مین میری جان
	مجھے کون	
پھنسگئے ہم ظالم کے پھندے		کوئی استاد سے کہیو ہان
	مجھے کون	

کہنا سبز پری کا شہزادے سے ہاتھ تھام کر



دیکھو تم میری طرف گھر کا لو مت نام جو ہونا تھا سو ہوا جانے دو بس خیر بتلاؤ اب حسب نسب اور تم اپنا نام	لونڈی مجکو جانکر یہان کرو آرام چلو پھر دکھاؤ یہو کرو باغ کی سیر رہتے ہو کس کام مین ہیگا کہان مقام

نہین اندر نے مجکو دی الفت کی آگ
بری تقدیر نے مجکو مصیبت کی نکالی ہی
بیٹھ مین بسی طبیعت ہی پائی ایسی
آئی آفت یہ ملی جو سر ادا کی ایسی
نہین اندر نے مجکو دی سزا کی ایسی
میری تقدیر نے مجکو مری الفت مصیبت دی

دوہرہ کیسا پڑا کیا شہزادی
جان پر بن آئی حیران آپنی جان
جان نہین جان میرا ہی بیان

چھند
مجکو ہی طلق نہین
دیکھلو آنکھ اٹھا کے سر کیا نہین
مجھا نہین دیا نہین وہ نقشہ نہین
بے ضمیر تو ہی بیاہ نہین
سبھی ادا و ناز و کرشمہ مین کیا ہو

جواب شہزادۂ گلفام کا

خلوت مین رہتا ہون عیش ہی میرا کام	شہزادہ ہون ہند کا نام مرا گلفام

سوال شہزادے کا سبز پری سے

تو عورت کس قوم کی اپنا نام بتا	دونون شانون پر تیرے نکلا ہی یہ کیا

جواب سبز پری کا

قوم کی ہو نہین پری سمجھ نہ تو حیوان رہتی ہو نہین قاف مین سبز پری ہی نام	یہ دونون پر ہین مرا ہی موکھ نادان راجہ اندر کے یہان ناچ ہی میرا کام

سوال شہزادے کا

جلدی یہ بتلا مجھے دلکو ہی وسواس	میرا آنا کس طرح ہوا ہی تیرے پاس

جواب سبز پری کا

تجھپر مین عاشق ہوئی چلتے چلتے راہ	اٹھا منگایا یہان تجھے کھٹولے دیو سیاہ

شعر خوانی زبانی سبز پری کے مخاطب ہوکر شہزادے سے

سر پہ آنکھون پہ کلیجے پہ بٹھاؤن تجکو دل و جان سے مجھے بھاتی ہین ادا مین تیری لیٹ پہلو مین میرے گھر کو مین آباد کرون	آ مری جان گلے سے مین لگاؤن تجکو پاس لا چاند سا منھ لیلون بلائین تیری تجکو لپٹا کے گلو وصل سے دلشاد کرون

اندر سبھا

جواب دینا شہزادی زمرد پری کو دوہرا
مین نے کتنے گھر کئے دنیا مین ویران
اری مین آفت قہر ہون دان مجھی کی ان

چھند
اس ثریا کا عاشق و شیدا ہوا ہون
صدقے ہون تجھسے ایسہ کرچین پھنسا ہون
اپنے کو چھوڑ کر کے تیرا آفت ہون مین
نادان اپنے ہاتھ سے آپ پھنسا ہون مین

غزل زمرد پری
روبرو اسکے تو کرتا ہی مجھے پیار نہین
تم سا معشوق کسی کا ہو نہین طرحدار نہین
کالی دہر مین وہ عزت ہی تمہارا نہین
آرزو رکھتی ہین پہ ہی سلامتی دیدار نہین
عاشق زار تو میرا اگر ای یار نہین

غزل شہزادہ

تیری جن کا ترا زمین طلبگار نہیں
تھی ترا جھکو بہت عزیز کی الفت مجھے زنہار نہیں
کھاتے کہتی ہو یہین اسوقت بیسماتی قسم
بری تو تجھے اذیت عار نہیں
حیف کی عاجز کر مجھا تجھے دلدار ہا
[illegible] ان باتون سے الفت تو کوکار نہیں
دی پر الفت تو ان اور یہ یون کو
روبرو ہم مشغل کبھی درکار نہیں
[illegible] کہان شمع فانوس
یہ ترا جھکو مبارک مجھے درکار نہیں
تو بھلا کیا ہے جو اس گل کے مقابل ہووے
چاند تو اسکے کف پا کے سزاوار نہیں
یونڈیاں باندیاں اسکی تو ہیں تجھ سی ہزار
تو غلط کہتی ہے مجھکو کوئی زنہار نہیں
سامنے چاند کے ہوتا نہیں پر کو فروغ
لعل سے زیادہ گران مجھ در شہوار نہیں

جواب شہزادے کا

وصل کی تیری قسم گھر مین کہانا مجکو	نہ خبردار کبھی ہاتھ لگانا مجکو
مجھکو نادان نہ سمجھ ورہو دانا ہو نہین	قوم کی تو ہو پری تجھسے سیانا ہو نہین
بیسوا تجھ سی زمانہ مین نہو گی زنہار	آپ بدنام ہوئی مجھسے چھڑایا گھر بار

جواب سبز پری کا

زندگی کا ہی مزا ایسی ملاقاتون مین	جو چلے مجھسے بکھارو نہ ذرا بات یہ نہین
شکر اللہ کا کر لڑ گئی قسمت تیری	یک بیک مجھسی پریکو ہوئی الفت تیری
تجکو دیوانے ذرا شرم نہین آتی ہی	خواب مین بھی کہین انسانکو پری آتی ہی
دیکھ پچھتائیگا میرا جو برا دل ہوگا	وصل تجکو نہ پری کا کبھی حاصل ہوگا

جواب شہزادیکا

گھر کے چھٹنے کا ہی غم آہ و فغان کرتا ہون	وصل کا وعدہ اس شرط پہ ہان کرتا ہون
سُنی اندر کی سبھا مین نے کہانی مین ہی	اسکا ارمان مجھی جوش جوانی مین ہی
اور جلسونکا تو یان ہند مین بھی چرچا ہی	ناچ پریونکا کبھی مین نے نہین دیکھا ہی
ساتھ اپنے مجھے لیچلیے وہ جلسہ کھلا	راجہ اندر کے اکھاڑے کا تماشہ دکھلا
سیر مین تیری سبب انکی جو اکبار کرون	جیتے جی پھر نہ کبھی وصل کا انکار کرون

غزل سبزپری

سکھ دون [illegible] بیان تصدق مین [illegible]
[illegible] وفا مین تو ولدار نہین
اسط حکا کوئی دنیا مین پتہ کیا جہان
ہین جس مین ترا کیا بیدار نہین
انسے ناتا کر تو [illegible] تو مین [illegible] پیدا
کھوئے واسطے [illegible] سر آ کیو بھی الفت [illegible]
اس سے کیا کام [illegible] مجھکو سروکار نہین
انکی ان باتون سے آخر کیا [illegible]

شہزادیکا محفل مین آکر گانا

سکھی [illegible] سوچ موری کا جراوت چھپالی [illegible]
ارے [illegible] سیت و نر [illegible] نہین جات ہی [illegible]
بن شہزادے [illegible] [illegible]
[illegible] جی [illegible] اب نہین [illegible]
اجی [illegible] اور

نہیں نٹ ٹھا سے کھو سو کرم کی گانٹی
سکھی سہیلی سوچ ہو رہی جراوت چھائی

دوہرہ کہنا شہزادی کا وزیر زادی سے

دیکھو لوگو یہ کیسی کوئی نکلو ہوٹ
اے ری تقدیر یہ سر اسر تیری چھوٹ

دوہرہ کہنا پری کا شہزادے سے

اس چوبر کا پتا کہیں جا کر لگاؤں میں
کیا کیا کروں نہ حال اگر اسکو پاؤں میں
اسی چوبر کا ہے ابھی اسکو دکھاؤں میں
شہزادہ اپنا چھین لے اس کے اراؤں میں

عمر بھر پاس سے تیرے نہ کہیں جاؤں میں	جو کہے تو اسے آنکھوں سے بجا لاؤں میں

جواب سبزپری کا

ایسی باتوں کا زباں پر نہیں لانا اچھا	جان آفت میں نہیں مفت پھنسانا اچھا
دیتا اندر کے اکھاڑے پہ عبث جان ہے تو	سخت بےعقل ہے دیوانہ ہے نادان ہے تو
ایسی جا سیر کو انسان نہیں چلتے ہیں	واں مرے جان پریزادوں کے پر جلتے ہیں
آفت آجائیگی تجھپر ارے آ نکلے بیچ	آدمی زاد کا کیا کام پرستان کے بیچ
کوئی راجہ کو خبر جا کے لگا دیویگا	پھونک دیگا وہ تجھے مجھکو جلا دیویگا
نہ جلائیگا تو آفت میں پھنسائیگا تجھے	قید کر کے وہ کنوئیں خوب جھکائیگا تجھے

جواب شہزادے کا

میں نہ مانونگا نہ مانونگا کبھی بات تری	کام کس روز پھر آئیگی ملاقات تری
بات جو اصل تھی میں عقل سے پہچان گیا	باعث انکار کا جانی مرا دل جان گیا
تو کسی دیو کی خدمت میں وہاں جاتی ہے	اسلئے مجھکو سبھا میں نہیں لیجاتی ہے

جواب سبزپری کا

بات ہرگز یہ زبان سے نہ نکالو صاحب	ہوش میں آؤ ذرا منھ کو سنبھالو صاحب
دیو سے مجھکو برا کام جو کرنا ہوتا	آدمی زاد پہ کسلئے مرنا ہوتا

جواب نہ بنا وزیر زادی کا شہزادی کو دوہرہ

پیاری سی بیزار حال اپنی کچھ ابھی نہ چھوٹ
آیا ہے کوئی نہیں ہی لیجے چھپائی کوٹ

اندر سبھا

چھند

آتا نہیں ہے عقل میں کس طرف جاؤں میں
اس بیخبر کا جا کے ٹھکانا لگاؤں میں
کیا کیا نہ اسکے پیچھے بلائیں اٹھاؤں میں
بیچارہ رولایا ہی اسکو ولاؤں میں

غزل شہزادی

کیا کیا دکھائے چرخ ستمگار دیکھئے
جو آگے آئے اپنا سے ناچار دیکھئے
گلچین کو چاہئے نہیں بلبل بیچاری یہ ستم دیکھئے
برباد ساری کر دیا گلزار دیکھئے
کیسا لگا تیر دیکھا شہزادی کو اٹھا
ہرگز چھوڑا نہ زردیہ دینار دیکھئے
اپنی تو راست مجھکو کبھی یہ شب وصال دیکھئے
کھویا نہ آخر اس کو مرا یار دیکھئے
مطلق نہیں کبھی اس سے ہی ہو تو اپنی بات دیکھئے
ناحق تو مجھکو کرتی ہے تکرار دیکھئے

غزل شہزادی

دم بھر نہ لایا مجھے اس جوانی کا ... دیکھئے
یون ہی چلا یہ حسن طرحدار دیکھئے
دل مین یہ آرزو ہی کہ ... دیکھئے
کچھ لطف لے کے بادۂ گلنار دیکھئے
بزمی بغل مین جب نہ ترا یار دیکھئے
کیونکر نہ دل پہ گزرے دُون آزار دیکھئے
نقدیر سے ملا مجھے فصل بہار مین
گل کے عوض نصیب ہوا خار دیکھئے
وادی پہ ... یہ نہین ... دیکھئے
بتری بغل ... ہوا ترا یار دیکھئے
مین سے کہا تھا وصل مین ... تو نہ ہو
آخر یہ پایا صدمۂ دلدار دیکھئے
اس ساتھ یہ آ بنی کیا نہین خیال
یہ جان ہی جاتی ہی مری گفتار دیکھئے
ہوگی نہ وصل مین کبھی جانی ہوا نصیب
اور ہو گئی تو ہجر مین بیمار دیکھئے

مین پری ہو گے اور ایسے فدیہ اجان کرون	ایڑی چوٹی پہ موے دیو کو قربان کرون

جواب شہزادے کا

دل ہر اک شخص کا پھندے مین پھنساتی ہی تو	ای پری کیون مجھے باتون مین اڑاتی ہی تو
صبح ہوتی ہی مری جان کوئی آنکے بیچ	پھر وہین مجکو نہ چلکے پرستان کے بیچ
وان نہ لیجائیگی تو جیسے گذر جاؤنگا	آپ مین اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤنگا

جواب سبز پری کا

مفت کی یار خراب اپنی جوانی تو نے	ہای افسوس مری بات نہ مانی تو نے
اب ملے گا نہ عزیز و نہ ماں باپ سے تو	شیر کے منھ مین مری جان چلا آپ سے تو
تھک گئی ہونٹھ کہانتک ابھی سمجھاؤن تمہین	چل دکھا تجھے اندر کا دکھالاؤن تمہین

جواب شہزادے کا

کس طرح چلنے پہ تیار مری جان ہو تمہین	تو پری زاد ہی چلا اک ور انسان ہون مین
اُڑکے تو جائیگی اک پل مین پرستان کے بیچ	ہاتھ پھیلا کے مین ہجاؤنگا اڑان کے بیچ
کوئی اُڑ چلنے کی تدبیر بتادی مجکو	پر کسی دیو کے تو نوچ کے لادے مجکو

جواب سبز پری کا

بھکی باتین نہ کرو ہوش مین آؤ صاحب	تم پری زادے سے بے پر کی اُڑاؤ صاحب

قصہ ...

دیکھین یہ ہوس تھی کہ ملا کر یہ وصال
شہزادی ناشاد سے ... سر کو ... دیکھئے

شہزادی سکھی کا ناچ
شہزادی لگے موہے بھاری

[illegible]

او… نہین دکھ بھاری

مداری لال

اب تو لیو سدھ ہماری

دوسرہ شہزادی

پھر بیرے بابے مین بیان … پوچھال

جواب شہزادی

ارمان … افسوس … یار کا

غزل ایک شعر سبز پری

فرزادی … اپنا لگا دو دل

…

تھام لو پایہ مری تخت کا اب ہاتھ سے تم
مجھسے وان جا کے کوئی بات نہ کرنا صاحب
گا کے اوتا چکے بت سکو بنا دونگی مین
کسی آفت مین یکایک اگر آنا جانی

چھوٹ جانا نہ کہین راہ مین پر ساتھ سے تم
پیچھے پیچھے مرے تم چلے چلے رہنا صاحب
تجکو نیچل کے درخت مین چھپا دونگی مین
یاد رکھنا کہ مجھے بھول نہ جانا جانی

آنا دوبارہ سبز پری کا سبھا مین اور کہنا چھند کا



سبھا مین بلوا کر مجھے آپ کیا آرام
کرنے اپنا کام یہان پھر مین ہون آئی
سمان بندھیگا آج مین جی کھول گا ون

آئی ہون مین پھر یہان کرون اپنا کام
ٹھمری چھند غزل کی جمین ہے سن سمائی
کہین گے سب استاد نے کیا کیا خبر بتائی

ٹھمری زبانی سبز پری کی بیچ دہن پرچ کے

کچھ درد کی کہانی تو اپنی سنا دل
کس طرح اسکی یاد نہ آٹھون پہر ہو دل
جب سے سبب ہے یار و فراق ایک اٹھا دل
صدمہ شب فراق نہ جیتے اٹھا دل
ان بیمرو تون سے وہ اپنا چھپا دل
دام بلا ہے حلقۂ زلف … دل
گیسوی یار مین ہے یقین یہ بلا ہے دل
کیا کیا دکھا دکھا کے آگے مداری لال
دیکھانہ آخرش کو یہ تونے وفا سے دل

ایک شعر جواب شہزادہ کا

وادی مین کوئی دم تو بھلا چین پا دل
اس غم مین کوئی اور … اٹھا دل
گر دو وہ ناز کے …
دامن پکڑ کے اسکو ابھی کھینچ لاؤ دل
مین تجھ سے کہتی ہون کہ نہ دو دل کا ہاتھ سے
دیکھانہ آخرش کو یہ تونے دعا سے دل

ملار گانا شہزادے کا

جگ کو پھنسائے چرخ وہ اپنا لگا کے دل
اب تو مداریلال بنے تو ہے مرا
زلفوں مین پھنسائے سیکڑوں جھٹکے اٹھا کے دل
درد و غم فراق کو کیونکر قسمت کا تھا لکھا
ہووے جو درد دکھ اگر اٹھائے تو اپنی جان پہ دل
ایجان جان پہ درد دیا ... دل

موری انکھیان پھڑکن لاگین		کہان گیو یار کدھر گئی سکھیان	
	انکھیان پھرکن لاگین		
دیکھ پھلکت ہی جیا ترپت ہے		پیت لگا کے مجا ہم چکھیان	
	انکھیان پھرکن لاگین		
نینن مین دلدار بست ہے		یہ انکھیان الماس پرکھیان	
	انکھیان پھرکن لاگین		
بل بل جاؤن مین اُستاد کے		بیچ سبھا کے موری پت رکھیان	
	انکھیان پھرکن لاگین		

ٹھمری دوسری زبانی سبز پری کے بیچ دھن پرچ کے

سدھ لاگ رہی توری آٹھ پہر		تن من کی نہین موہے آج خبر	
	سدھ لاگ رہی توری		
نس باسر موہی کل نا پڑت ہے		دکھلا دے جھلک کبھو ان یک نظر	
	سدھ لاگ رہی توری		
عرج کرت مورا جیرا ڈرت ہی		دل دھڑکت دیکھ کیت تھر تھر	

چمون اور بیدریا چھائی
بڑی بڑی بوندن سو جھڑ لائی
بجلی چمکے میگھا برسے
جیا مورا ڈرا پایا وسے
اب تو مداریلال شہزادہ بن
کچھ ہو نہ سہا جائے

پھاگ گانا شہزادے کا

فصل بہار

موہے اودن بن کل نہ پڑے
سکھ روون سمجھ بن نہین آوے
من نہین دھیر دھرے نینن
پران پیارے سب تن سے
جیت اُن بن کل نہ پڑے نینن
موہی ان بن بھرین ...
ڈھونڈھ پھری بن بن ...

نینن بن ... [illegible]
واس بن جان بن کل نہ پڑے ... سمجھاوت
تیج بن موہے ان بن ... [illegible]
... [illegible]

سہو بہاردی لالی ہے جا بجا

چمک شہزادے سے کوہ یار ودن

مورا جیا ہے نا

بھری لگا ناشہزادی کا

شہزادی بخ فراق ہین

دل لے جات نہین ہین سدن جب سے بنوارے دن

شام مین رین پی سمن بی کھیت بنی

دل آن بی بتو شہزادی دان دن

ولے کی آنس بی جیان

جو جا ہین ڈہونڈ ہین سیان

تورنا لین آئے ہیں بل بل

بی سوچ ہو چھین

بتی بات ہین سے سوا انکا انکاری

روپ سے نرو وار

ناتا نہ گنڈ سی کہی

مان نہین کا ہوی ادا

ابلہ ہمیشہ

گر دم لگے ہے جان جن جن

ورلے جات ہو ہوار سے دن دن

کاتا شہزادے کا

جدائی کی حالت مین

	سدھ لاگ رہی	
ہر کا پتا اوستا دلگادے	بوری سی پھرت ہون جد ھر تدھر	
	سدھ لاگ رہی	

غزل زبانی سبزپری کے بیچ دہن وپس کے

بھولا ہو نہین عالم کو ہشیار اسی کہتے ہین
دم لیکے مرا چھوڑا آزاد اسی کہتے ہین
کل گھر سے جو وہ نکلا اک حشر ہوا برپا
اس ماہ کا جلوہ ہے عشاق کی محفل مین
تصویر کو سکتہ ہے کہتے ہین اسی نقشہ
اک رشتہ الفت مین گردن ہے ہزاروں کی
محشر کا کیا وعدہ یان شکل نہ دکھلائی
دل نے شب فرقت مین کیا ساتھ دیا میرا
شب گذری سحر آئی بک بک کے تھکا عاشق
خاموش اما نت ہے کچھ اف بھی نہین کرتا

مستی سے نہین غافل ہشیار اسی کہتے ہین
اچھا نہ رہا اکدن بیمار اسی کہتے ہین
دل لیگئے عالم کے رفتار اسی کہتے ہین
یوسف اسے کہتے ہین بازار اسی کہتے ہین
آئینہ کو حیرت ہے رخسار اسی کہتے ہین
تسبیح اسی کہتے ہین زنار اسی کہتے ہین
اقرار اسے کہتے ہین انکار اسے کہتے ہین
مونس اسی کہتے ہین غمخوار اسے کہتے ہین
بوسہ نہ دیا اسنے تکرار اسے کہتے ہین
کیا کیا نہین ہے پیارے اغیار اسی کہتے ہین

آج مورا جیارا نہین مانے ری

بنا مورا لال پیارا کے چین جاوے

تو ہوں چھوں بغیر ٹری ادی نگاری

آج مورا جیارا نہین مانے ری

سوکی چھاتی کو ہے انبد ھی ری تان

کاری کاری بدرا دیکہ ڈرائے

چھون اور سے آمیز ہونشہ

آج مورا جیارا نہین مانے ری

درس بارس بین بچھرے شہزادی

الکی .... چمن .... سمرا ودکا کانا
من بیکار ہ دھوکرت ہوتین گئی تھین
کیا باندھا ہوا ہو درشکن
پائین منقبتین جا ت پہران ہمراہ تھین
بن ھمرود ھمت ہوتین گئین
کا ہوکی من ایک تماشا تھا
لا کر سے کرو تو کتی
نا پیا من اے سکھی ری
کل تو ذرت ہوئی گھڑی پل چھین
کیا کرون بس کھا تے بن
ل جاے پیوسو مرادون گئین
مرادی لال
بیتی بس شہزادہ بن
من دھمرود ھمرت ہوتین گئین

ہونا جمع پیڑ پہ فقط شرفے اور کا
وزیرزادی کیطرف

اغراض
فتوح
معشوق

عالمین اپنا ز...... چھپا یا ....
جو ہوا انسی سب .... پہونچا یا ....
جوبن نیا .... نا یا ....
دل بین .... شوق .... کھلا یا ....
گلشن جہان .... کھلا یا ....

غزل دوسری زبانی سنبری کے

لب جان بخش کی لعلین الغ جا آئی ہے
نہیں ہاتھوں پہ افشان اسکے خیر جھٹکے آئی ہے
شب تار رنگ قمر قمقین کی ہی کون اپنا دل روشن
وفور خط خط سی ہی بدرنگ جلد مصحف عارض
بجا فضل خدا سے اک بت کافر کے ہو دل مین
ہلاتا ہوں ہنو فلک کو بعد دوں اپنے ہاتھوں کو
خدا کے سامنے گردن جھکائیگا ندامت سے
نہ پہونچا آپکو ساعد چھڑا کر پاس غیروں کے
مری تربت پہ سبزی پر گمان بچا ہے شبنم کا
رکھے اللہ عزت عشق مین کچھ بن نہیں پڑتی
لیا ہے اثر قاتل کا بوسہ عین غصہ مین
جلانا آتش افروز کا کیا مشکل تھی پیا نخین
مگر بوسہ لبغیر سے مزا ملتا ہے دنیا کا
رخ رنگین کے بوسے غیر کی غیبت مین لیتا ہون

مریض عشق مرتا ہے مسیحا کی دوہائی ہے
جبین شرمت دیدار پہ چھپڑ کی ہوائی ہے
چراغ اندھا ہے جو بی شمعلی آنکھوں مین چھائی ہے
کلام اللہ کی کافر نے کیا صورت بنائی ہے
فرشتہ جا نہیں سکتا جہان اپنی رسائی ہے
لحد مین پاؤں پھیلا کر زمین سر پر اٹھائی ہے
بتوں کو کرکے سجدہ برہمن نے منہ کی کھائی ہے
کلائی ہاتھ مین لیکر مرے دلکو کل آئی ہے
لحد پر ہو تیرونکی چرخ نے چادر چڑھائی ہے
اکیلا مین نے اس بت کیطرف ساری خدائی ہے
جگر دیکھو ہمارا منہ پہ کیا تلوار کھائی ہے
مرے نالون نے اکثر آگ دوزخ مین لگائی ہے
لب شیرین جانان قند کی گویا مٹھائی ہے
اڑا ہے باغ سے صیاد بلبل کی بن آئی ہے

گلشن جہان .... پھل پیارا ہے .... بین .... کب .... باغ ....
لیکن .... پیر .... جو .... ہے .... بس .... سب ....
بین جو کہ اپنی یاد .... رکھا .... بہشت .... ملا ....
بینا .... لطف .... گلشن .... بین .... عیش .... رنگ .... بھی ....
.... بس .... وصال .... بین ....
[illegible]

سب گلشن جہاں کو کھلایا سنت نے
لیکن مجھے یہ داغ دکھایا سنت نے

بعضی ہے عشق کے پھندے میں بیڈ جاما کی
مدد کو یا علی پہنچو دم مشکلکشائی ہے

چغلی کھانا لال دیو کا راجہ اندر سے تقسیم میں



مہاراجہ کو حق رکھے شاد کام
ہین کھاتا تھا اسدم چمن کی ہوا
شجر ہی ہرا نا جو شمشاد کا
نہیں کرتی اصلا مری عقل کام
اُسے کون لایا ہے یان انیے ساتھ

تئی عرض ہے آج کرتا غلام
حقیقت وہ دیکھی کہ ہوش اڑ گیا
گذر ہے وہاں آدمی زاد کا
وہ انسان ہے یا کہ ماہ تمام
اسی فکر میں کب سے ملتا ہون ہاتھ

سب گلشن جہاں کو کھلایا سنت نے
لیکن مجھے یہ داغ دکھایا سنت نے

جواب دینا وزیر ایک کا ستم د
ترجیع بند میں

باغ جہاں میں یہ رنگ دکھایا سنت نے
قلقت کو عقل کا دیا سنت نے
جوش جوانی دل میں اٹھایا سنت نے

[illegible]

کہنا سبز پری کا لال دیو سے عالم یاس مین

نہ کر لال دیو اسطرح کے کلام
اری بے مروت زبان اپنی تھام

خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ
جو چغلخور کے منہ کو ڈستے ہین سانپ

پری کی طرف دیکھ احمق نہ بن
برائی سے باز آ بقول حسن

کسی کی بدی تو نہ کر عیب ہے
کہ اسکا خدا عالم الغیب ہے

دل عاشق کا ابیات سے لگیا
تجھے ہائے کمبخت کیا لگیا

پوچھنا راجہ اندر کا لال دیو سی غضبناک ہوکر

ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا
مرے باغ مین کام انسان کا کیا

ہو اکس طرح یان بشر کا گذر
پرندونکی دہشت سی جلتے ہین پر

قدم رکھ سکے جنکی کیا جان ہے
فرشتونکی یان عقل حیران ہے

کسی دیو سے آشنائی نہ ہو
پری کو کوئی ساتھ اُسکو لائی نہو

اُسے کھینچ لا پاس میرے شتاب
کہ غصے سے ہے حال میرا خراب

جانا لال دیو کا پاس گلفام کے اور پوچھنا طیش کھا کر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جیا سودا یہاں ہے کل یار ہے

مین جل جل مین بلبلیں جیسی یہ لا کر لائی ہی

جیا سودا یہاں ہے کل یار ہے

داہمین ہدار ی کاں مہ شہزادہ

کہیں ہی بل چمن مین کیا ہے کمل یار ہے

جیا سودا یہاں ہے کمل یار ہے

کہنا شہزادی کا

الفت ایاں یا ان ہی ... [illegible]

جواب دینا [illegible] کا

[illegible]

بشر ہی کہ جن ہی کہ سایہ ہی تو	پرستان مین کیونکر آیا ہے تو
اُٹھا آنکھ کر جلد مجھسے بیان	بٹھایا تجھے کس نے لا کر یہاں
چمن کا کوئی گل کہ بوٹا ہے تو	ستارہ و یا بنکے ٹوٹا ہے تو
پری پر جو شیدا مرا دل ہوا	اکھاڑے مین اندر کے داخل ہوا
مرے ساتھ چل جلد لے بے شعور	بلایا ہے راجہ نے اپنے حضور

لانا لال دیو کا گلفام کو کھینچکر روبرو راجہ اندر کے اور عرض کرنا



حضوری مین حاضر ہے یہ شعلہ خو	مہاراج صاحب اِندر روبرو
بجا آپ کا حکم لایا غلام	چمن مین پہونچکر کیا اپنا کام

بنکر فقیر کھوج مین اُسکے سدا رہے

یا تام پر فقط وہ سے دھونی رما رہی

کلام شہزادی کا

جوگن کا بھیس آج مین اپنا تی ہون

گھر بار سارا چھوڑ کے دھونی رمائی ہون

گیروا رنگا کے کپڑے بن پر خاک

ملی مین اپنے عیش کو بھولا ئی ہون

جی کھو کر کے خوب کی دنیا مین سلطنت

کچھ روز دن اب پھر بکا بھی خطا کی بہت

ہر ایک ہے بیچارہ جو کیا تو بیٹا اب کیا

شہزادی مین شہر مین جوگن کہا تی ہون

نظارہ مرا چشم فلک کو جو لگا تھی دل

اب در بدر ہوا ہی تیتین مین پھر آئی ہون

چھپتا نہین چھپا و سے عالم یہ حسن کا

سو سو طرح سے اپنی تیئین بن ٹھہرائی ہون

۹ جوگن کا بھیس کر کے جو مین آئی ہون یہاں

تقدیر اپنی آج مین آزمانی آئی ہون

گر جو تیرا [illegible]

شجر کے تلے سر اٹھایا اُسے	سبھا کی طرف کھینچ لایا اُسے
ڈرا میں نہ کچھ اسکی فریاد سے	اوڑا لایا قمری کو شمشاد سے
ستم کیجیے جو سزاوار ہے	کھڑا دست بستہ گنہگار ہے

پوچھنا راجہ اندر کا گلفام سے سبب داخل ہوے کا پرستان میں

ارے کون ہو تو ترا کیا ہے نام	سبھا تو نے کی میری برہم تمام
تجھے لایا یاں کون ای بدصفات	بیان مجھسے کر جلد یہ واردات
کیا قصد تو نے پرستان کا	نہ خوف آیا اپنی تجھے جان کا
مری ساری محفل کی لی آبرو	یہاں گھورنے آیا پریوں کو تو
بتا حال آنے کا ای دردناک	جلا کر ابھی ورنہ کردونگا خاک

عرض کرنا گلفام کا راجہ اندر سے عالم ہراس میں ہاتھ جوڑ کر

کہوں کیا فلک کا ستایا ہوں میں	یہاں کھیل کر جی پہ آیا ہوں میں

جواب بنا وزیرزادی

پری سبز ہی جو اکھاڑے مین یان	اُسی کا ہون دیوانہ مین نیمجان
سبھا کی سدا دھوم سنتا تھا مین	اسی فکر مین سر کو دھنتا تھا مین
وہ آنے لگی آج کی شب جو یان	لٹک کر ہوا تخت مین مین وان
بلا مین پھنسا یان گرفتار ہون	جو چاہے سزا دو گنہگار ہون

بلانا راجہ اندر کا سبز پری کو سامنے اپنے اور لعنت ملامت کرنا

اری او پری سبز او بیحیا	مرے سامنے جلد آ بیسوا
تھڑی ہے تری ذات بنیاد کی	کہ عاشق ہوئی آدمی زاد پر
بنایا ارے تونے انسان کو یار	بقول حسن سُن تو اے نابکار
ترا رنگ غیرت سے اُڑتا نہین	تجھے کیا پریزاد جڑتا نہین
سبھا مین لگا لائی انسانکو ساتھ	ترا اب گریبان ہے اور میرا ہاتھ

عرض کرنا سبز پری کا راجہ اندر سے اور نادم کرنا گلفام کو اور رونا گلے لپٹا کر

جفا و ستم کی سزاوار ہون	حقیقت مین تیری گنہگار ہون
اری کیون نہ مین تجھسے کہتی تھی کیا	نہ مانا مرا ہائے تونے کہا

غزل گانا شہزادہ کا طرز مین

جواب وزیرزادی

دوسرا شہزادی

غزل کہنا شہزادیکا وزیرزادیکو

مانی ہیں سب سے کیا کی کوئی ہاتھ نکال

دیکھو تم اپنی شہزادے کا حال

دوسرا شہزادیکا کہنا وزیرزادیکو

الفت درد عشق سے کوئی دم ہوں ابتر

شرت اس چہرے کی ہوں بیتاب

[illegible]

بلا میں پڑا آپ بھی بے خطا کہاں پھینکے اب دیکھوں راجہ تجھے جو جیتے ہیں تو پھر بھی ملجائینگے	مجھے بھی اکھاڑے میں سوا کیا خدا کو مرجان سونپا تجھے نہیں تو کیئے کی سزا پائینگے

کہنا راجہ اندر کا لال دیو سے واسطے قید گلفام کے اور نکالنا سبز پری کو اکھاڑے سے پر نوچ کے



ارے دیو کر قصد بیداد کا کنواں وہ جو ہے قاف میں پرخطر پری سبز جو ہے یہ آگے کھڑی	پکڑ ہاتھ اس آدمی زاد کا ابھی اسمیں جاکر اسے قید کر خطا کی ہے اس بیسوا نے بڑی

[illegible]

جواب

[illegible]

دوہرہ کہنا شاہ جن کا وزیر زادے سے

کون ہیں آپ ہمیں بتائیے ایان دیجئے اپنا نام
جو کچھ ہو بیان کرن اسے بتا ہے انجام
جواب دینا وزیر زادیکا
ہم ہیں شہزادے اور وزیر اس عاجز کا نام
بسے چھوڑ کر وطن پھرتے ہیں صبح اور شام
جواب دینا شاہ جن کا وزیر زادے سے

سوتو نوچ کر اسکے پر اور بال	اکھاڑے سے میری ابھی نے نکال
اڑوا دی پھرے خاک یہ کو بکو	نہ آئے ہمارے کبھی روبرو

آنا سبز پریکا جوگن بنکے پرستانمین اور آمد گانا لوگونکا



جوگن آتی ہے پری بنکی پرستانکے بیچ	سر نہیں ہاتھونمین مندرے ہین پڑ گئی نگونکے بیچ
سر پہ انڈوا ہے ہر ایک منہ پہ ملی ہے بھبوت	سیلیان ڈالی ہین گردنمین گریبانکے بیچ
چال متوالی ہے آنکھین ہین نشے سے سرخ لال	مست شہزادہ گلفام کی ہے دھیانکے بیچ
سر کو دھنتی ہین سدا اشکے ہے زندہ اور رنجم	بھیرویں کا عجب انداز ہے سرتانکے بیچ
طالب ہو سر پیاری ہے کی مشتاق ہے یہ جوگن	دل ہے سینہ مین طپان وصل کے ارمانکے بیچ

کس برائی کی ہے یا رب سزا یا رب ری
فلک عمر میری جو ہے اجل کے دن ری
کیا ہی ہے یہ خلق آئی ہے وصل کی ری
سے غم مین ہوں حال آئی مصیبت ری
دیکھ نہیں دیکھو جی صورت ری
آ دیا ہے چھوڑ آہ یہ چھوڑ الا
نکل سید شہزادہ کا ابھی جو چلا
جلد یا وہی جو گلشن میں ہین
وہ جو اس

اے اسے ایک مرا ہے دیکھ کہ تو زرا
غم مین ہوں ای شخص یہ حالت تیری
روتا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
کس تصویر مین ہے آنکھ سے صورت تیری
صورت شمع جلا ہے میں تو شام و سحر
دیکھ دونون اور رہا حال ترا ہو گیا
خاک ہو جائیگا واللہ تو اب جل جلکہ
غم مین ہوں ای شخص یہ حالت تیری
روتا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
دو ہوں جہان سے کی ابھی تو دم آتا
آہ و نالہ جو کرتا ہے تو روز کی
تیغ ابرو کا تو کیا یہ گھائل ہے
بتا یہ خدا کس کی ہے خلق جام کی
غم مین ہوں ای شخص یہ صورت تیری
روتا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
خدا دیکھا بھی نہیں تو نے اپنا پایا
ہے جوانی کا مزا بھی نہیں پایا

گل خزان دیدہ سا ہر وقت تو کمھلاتا ہی
آج کیا ہی جو تجھے کچھ بھی نہین بھاتا ہی
طائر رنگ کدورت سے اوڑا جاتا ہی
دل بہلتا نہین ہر چند تو بہلاتی ہے
روتا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیری
کس لیئے غم مین ہوئی اے تجھے یہ حالت تیری
فیض کس طرح جو حال اپنا بتایا تو نے
کس معشوق سے کیا دل ہی لگایا تو نے

کس لیئے غم مین ہوئی اے تجھے یہ حالت تیری
روتا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیری
نالہ و آہ کرے دیتا ہی بیکار تجھے
ہیچ بتا کون سا اب ہو گیا آزار تجھے
زیست ٹھکنے سے اپنی مین اب پایا تو بیزار تجھے
کس لیئے غم مین ہوئی اے سوا اور نہین بیکار تجھے
روتا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیری

کہین گلفام کا کو سون نہین ملتا ہی پتا	خاک اُڑاتی ہوئی پھرتی ہی بیابان کے بیچ
غمزہ آفت ہی قیامت ہین ادا ئین اسکی	حشر عالم مین بپا کرتی ہی اک آن کے بیچ
سبز جوڑی مین ہی کیا چہرہ روشن کی ضیا	صبح کو چاندنی نے کھیت کیا دھان کے بیچ
دیو مدہوش ہین پریو نہین نہین دم استاد	جن تڑپتے ہین پڑی جان نہین جان کے بیچ

ٹھمری گانا جوگن کا پرستان مین بیچ دھن بھیروین کے

مین تو شہزادے کو ڈھونڈھن چلیان	انگ بھبوت جوگن بن بلیان
چھان پھری سب گلیان	مین تو شہزادے کو ڈھونڈھن چلیان
جی جاوت ہی ڈگر نہین آوت	ہم محلون کی پلیان رہے
لٹ جھٹکا کے بھیس بنا کے	دیس بدیس نکلیان رے
انگ بھبوت جوگن بن بلیان	مین تو شہزادے کو ڈھونڈھن چلیان
تن کھلا گیو مکھ مرجھا گیو	جیسے گلاب کی کلیان رے
سیس بکس گیو پاؤن جھلس گیو	دھوپ مین بن بن جلیان
انگ بھبوت جوگن بن بلیان	چھان پھری سب گلیان

مین تو شہزادہ کو ڈھونڈھن چلیان

جواب دینا وزیرزادہ کا

بھیس کو شاہ حسن

صدمے پہ صدمے اٹھائے ہی ترے بیمار نے
جیسے برگشتہ ہوا ان روز و روشن قسمت میری
ہی بلا تک جو فرقت اپنے ستے نوبت میری
چھان لی چشم نے کیسی یہ حالت میری
چھپا کیا ہی جو اے شخص ہے کرتا ہی دن و رات میری
جان بلب ہو ن کو ئی دم مین جوانی میرا
دیکھا خشک گلستان کا ان لو کا
ہو گیا گلشن ہستی مین خزان سے پیدا
ٹک کیا گلشن سے مرا اک شخص حقیقت میری
کوچہ کیا ہی ہوا اک شخص حقیقت مین رحمت میری
جان بلب ہون کوئی دم بھر مین ہی رخصت میری
بڑھ کی طبیا ہی غم عجیب یہ وقت دہ رو سے انور
یاد آ جاتا ہی جو وقت کا دیتا ہی مجھے آہ جگر
سانس اپنی ایسے جینے سے تو بہتر ہی اب اپنا مر

پوچھا کیا ہے تو اے شخص حقیقت میری

جان بلب ہوں کوئی دم کا ہوں مہمان رونا ہے

جگ دشمن راہ کٹھن ہے جاے کہو اُستاد پیا سے	بلائیں کیونکر ٹلیاں رے چھان پھری سب گلیاں
مین تو شہزادہ کو ڈھونڈھن چلیاں	

ٹھمری دوسری زبانی جوگن کی بیچ دھن بھیروین کے

کہان پاؤن کہان پاؤں یار رے مین	
یار کی چھان نجر نہین آوت	ڈھونڈھت ہون بار بار ری مین
کہان پاؤن	
کا رے کرون گت ہیر جاؤن	سوچت ہون بار بار رے مین
کہان پاؤن	
سپنے مین ولدار کو پاکے	چونک پڑی بھنسار رے مین
کہان پاؤن	
پیا کارن اُستاد کے جاکے	ہو ہون گلے کا ہار رے مین
کہان پاؤن	

مخمس

نہیں تدبیر کوئی تو مجھے بتلاتا ہی

پوچھا کیا ہے تو اے شخص حقیقت میری

جان بلب ہوں کوئی دم بھر میں رخصت میری

رخ دکھا جب سے گیا وہ بت عیار مجھے

چین آتا کسی کروٹ نہیں زنہار مجھے

ہر گھڑی آہ و فغاں سے سروکار مجھے

نظر آتا نہیں کوئی اپنا غمخوار مجھے

پوچھا کیا ہے تو اے شخص حقیقت میری

جان بلب ہوں کوئی دم بھر میں رخصت میری

بارہ ماسہ شہزادی کا اور وزیرزادی کا نکلنا

برسات میں ملا نہ صنم آ گیا کنوارہ

شہزادی اے امر تو بہار کرد کیونکر

بھادوں میں چھائیں کالی گھٹائیں ...

وزیرزادی ساون میں ...

شاید خدا ملاوے ہمارا وہ گلعذار

شہزادی لاگے اساڑھ ...

شہزادی

آخر نہت جلد ہے تجھے دے وصل یار

وزیرزادی

غزل زبانی جوگن کے فراق گلفام مین

مرتا ہون تری ہجر مین ای یار خبر لے
اب جان سی جاتا ہی یہ بیمار خبر لے

پھرتا ہون بتصور مین تری صبح سی تا شام
بیتاب ہی یہ طالب دیدار خبر لے

بازار وفا گرم ہی ای یوسف ثانی
دل بیچتا ہی تیرا خریدار خبر لے

ڈھونڈھی سی بھی اب تیرا ٹھکانا نہین ملتا
ہون چھانتا کوچہ و بازار خبر لے

دُنیا مین کوئی آن کوئی دم کا ہون مہمان
اب پاس ہی لینا مجھے دشوار خبر لے

آسکی ہو گیا حال دل زار سی آگاہ
کس طرح سے بیمار کی بیمار خبر لے

آنکھین ہین لگی در سی دکھا شکل خدارا
سر پھوڑ رہا ہون پس دیوار خبر لے

اتنا بھی نہین چاہئے عاشق سی تغافل
سو بار اگر ٹال تو اکبار خبر لے

آغاز محبت مین نہین زیست کی امید
مرتا ہی ترا تازہ گرفتار خبر لے

للہ دکھا شکل اب ای طفل برہمن
اے بے خبر اے بستۂ زنار خبر لے

سُنتے ہین کہ فرقت مین تڑپتا ہی امانت
جلد اے بت بیدرد پئے غمخوار خبر لے

غزل دوسری زبانی جوگن کے عالم بیقراری مین

تیج دُھن بھیرون کے

جواب نہ پانا [illegible] ساقی سے

سونا تھا کوٹھا اور ایسا کہ کبھی نہ دیکھا [illegible]

[illegible]

جوگن کا چھپنا شہر [illegible]

[illegible]

روح بدن میں ہے طپان جیسکو ہے کل سے بیکلی	جلد خبر لو بعد مو جان فراق میں چلی
باد صبا جو صبح دم باغ میں ناز سے چلی	نخل نہال ہو گئے پھول گئی کلی کلی
سایہ کیطرح خط پڑا چہرہ صاف اتر گیا	آیا زوال یار حسن کی دو پہر ڈھلی
تجھسا نہ شکر میں ہے حسن ہوگا حسین کو بکن	شاخ نبات ہے جو شہد ہے لب میں تیرا کلی ولی
تار کشی دوپٹہ تو اوڑھی کون جو ٹانک کر	ہو شب ماہتاب میں کیا ہی صنم جھلا جھلی
چلتا ہے باغ میں وہ گل جسکو اٹھا کے پاس سے	خار ہر ایک پھول کو دیتا ہی کیا کلی کلی
قصد کیا جو ابر میں اس گل تر نے سیر کا	سبز نے دور تک کیا دشت میں فرش مخملی
پارسا نام زمین کوئی کب ہے ریاض دہر میں	یوں تجھ سے دور سر ہوا جوڑا جو پنیا صندلی
ہیں نخشب فراق میں کی جو اک آہ آتشین	جسم شمع کا پھندکا کہنے لگی جلی جلی
آئی بہار ساقیا جام شراب دے پلا	پھول کھلے ہیلی شجر ابر اٹھا ہوا چلی
زلف دراز قطع کی مجھ سے الجھکے یار نے	جان چھٹی عذاب سے روگ گیا بلا ٹلی
تیری بھوؤں میں بل پڑا قتل ہوا میں تیغ سے	تیری ادھر پلک ہلی مجھپہ ادھر چھری چلی
جسکے زمین شعر میں پاؤں امانت آگیا	جب ہوئی تعریف شعر کی انکا زبان پہ چلی

تعریف کرنا کالے دیو کا جوگن کی راجہ اندر سے

سردار سے قتل کیا تڑپ سے دل میں

معشوق تیرا تجھ سے چھڑا یا گیا ستم

کوئی دیو لا دے گرفتار کرا کے

بھیجا سے دیو جلد بلا و سردار لال

ہوتا ہے حال جو کہ کام اسکے نہ [illegible]

چھند شہزادے کا تماشا دیکھنا [illegible]

غفلت میں خواب کی مجھے لائی [illegible]

[illegible]

صورت نگار میرے [illegible] حیست کا ہے عیاں

احوال اسکا مجھے [illegible]

مجھکو دیکھکے [illegible]

قسمت نے میری [illegible]

رکھا تھا ایک قید [illegible]

خالق نے آپکو کیا حاکم زمان
خلقت نواز منصف و عادل کریم
انصاف کیجے مری فریاد کا حضور
کیونکر کہ آپکو نہ ملا وصل صنم
جو آپ سا ہے مجھے سردار دلنواز
شاید کہ جلدی ہی کرے مجھے مرا صنم

[illegible]

خدا راجہ جی کو رکھے شاد مان
پرستان مین جوگن اک آئی ہے
وہ ہر ناچتی گاتی اس آن سے
غضب بھیرونیکی ہر اک تان ہے
ملے ہے بھبوت اور افشان چنی

جو ہو جان بخشی تو کھولون زبان
خلائق سب اُسکی تماشائی ہے
کہ جن صدقے ہوتے ہین جان سے
خدائی کا دل اسپہ قربان ہے
نہ دیکھی ہے جوگن نہ ایسی سُنی

مشتاق ہونا راجہ اندر کا اور بلوانا جوگن کا کالے دیو سے

نہ کر دیر اے دیو بہر خدا
مین دیکھون وہ جوگن ہے کس شانکی
کسی دیو جن کی ستائی نہو
مزا راگ کا ناچ کا ذوق ہے
نہ لائے وہ کچھ اور دلمین خیال

اکھاڑے مین میری اسی جلد لا
پری ہے و یا قسم انسان کی
مرے پاس فریاد لائی نہو
فیروزن سے مجکو بہت شوق ہے
دکھائے مجھے آکے اپنا جمال

سوال کالے دیو کا جوگن سے اور ظاہر کرنا اشتیاق راجہ اندر کا

[illegible]

[illegible]

جواب دیو پریکا اندر کو



ار ی جوگن اب ملیں ہوا نہ شاد	کیا ہے تجھے راجہ اندر نے یاد
کسی سے تراشن لیا ہی جو حال	ملاقات کا شوق اُسی کمال
تراویر کرنا اُسے شاق ہے	ترے ناچ گانے کا مشتاق ہی
مراد اب ترے دل کی بر آئیگی	جو مانگے گی وہ چیز مل جائیگی
نہ پھر عمر بھر تو کرے گی سوال	وہ اکدم مین کر دیگا تجکو نہال

جواب جوگن کا طرف کالے دیو کے طعن آمیز گفتگو کرنا بعد اسکے

یہ باتین نہ لاتا زبان پر کبھی	فقیروں سے اچھی نہین دل لگی

سوال راجہ اندر کا

[illegible]

جواب ۳۰ پری کا

[illegible]

دوسرا اکھاڑا راجہ اندر کا

کہنا دیو کا مخاطب ہو کر پری سے

اندر سبھا

غزل راجہ اندر کی

بڑا وہ مراد دینے والا ہوا فقیروں کو دولت کی پروا نہین طبیعت مخاطب اگر پاؤنگی جوگانے کا راجہ طلبگار ہے	خوشامد سے منھ تیرا کالا ہوا بیان ہر کے اقبال سے کیا نہین جو آتا ہے مجکو سنا آؤن گی تو یان کسکو چلنے مین اکھاڑے

لانا کالے دیو کا جوگن کو اپنے ہمراہ سامنے راجہ اندر کے



مہاراج کیجیے ادھر اب نگاہ ملا کس خرابی سے اسکا نشان بہت جلد خدمت مین آیا ہون مین	یہ جوگن ہے حاضر بحال تباہ ہوا مین پرستان مین ہر سو دوان اکھاڑے مین جوگن کو لایا ہون مین

اس درد مین کسی کے لیے کچھ کا ہمراہ لیا ہر سر گیا
آج مر گیا تو جانے تکل دو سرا ہر گیا

غزل ودیو

[illegible]

عجب خوش گلو ہی یہ زہرہ جبین ہر اک تان پر لوٹ جاتا ہے جی		اوڑاتی ہی جنگلے مین کیا بھیروین سُنا ہوگا گانا نہ ایسا کبھی

دیکھنا راجہ اندرہ کا طرف جوگن کے اور دریافت کرنا حال جوگن کا

اری جوگن اے درد کی بتلا فدا کیسہ ہی کس پہ شیدہ ہے تو کہان سی یہان تیرا آنا ہوا کسے ڈھونڈھتی پھرتی ہی کو بکو سُنا اپنا گانا مجھے بھی ذرا		فقیرون کا کیون بھیس تونے کیا کوئی آدمی ہے پری یا ہی تو کہ مشتاق سارا زمانا ہوا اُڑاتی ہی کیون خاک جنگل کی تو سُنا بھیروین چھیڑ یا جو گیا

جواب جوگن کا درد آمیز طرف راجہ اندر کے اور عرض حال کرنا

مہاراج پوچھو نہ جوگن کا حال مرا مجھسے معشوق ہی چھٹ گیا یہان ڈھونڈھنے اسکو آئی ہون مین سناتی ہون گانا جو ہی مجھکو یاد		فقیرون کا دل درد سی ہی نڈھال مرا راج اس دیس مین لٹ گیا بروگن ہون غم کی ستائی ہون مین عجب کیا جو ملجائے دل کی مراد

غزل پیری

[illegible]

غزل شاہزادی کی

لاکھ چھوٹا تو نے تیر قضا بدلا اپنا [illegible]
بس بر جو ستم ہی سے ہی بدلا اور اپنا
یہیں مجھے کہتا تھا مرد دیدے نہ اٹھا ہو
آخر تہ اپنا حق ہی یہ تو نے بھلا دیا
آخر کو میرے واسطے وہی تو نے اپنی جان
پروانہ شمع پہ کب تک جیا کیا
شامت نے تیری مجکو دکھایا یہ ایسا دن
جب تو کہاں سو لا کے مرا بستہ کیا
کیوں ہوتا حال یہ تو کبھی نہ آتو مجکو
یہیں سے نہ تو صبح مجکو [illegible]
یاد آتا ہے مجکو یہی بار بار کبھی ستم
[illegible]
آنکھیں [illegible] خون کا دریا بہا کبھی
سب کیا کرون [illegible]

اگر راگ سے غیر ہو دل کا حال	نہ جوگن کا رو دیکھے گا سوال

ٹھمری گانا سامنے راجہ اندر کے بیچ دُھن بھیروین کے

کہاں گیو گیان شہزادہ جانی پیارا	دل تڑپے رے ہمارا کہان گیو
واکا پتا کہیں لاگت ناہیں	ڈھونڈ پھری بن سارا کہان گیو
بن جانے کے ان نینن مین	رین دنا اندھیارا۔ کہان گیو
گیان مین جیسے سرکھ مچھریا	تڑپت ہو گا بچارا۔ کہان گیو
کوئی کہے استاد سے جا کے	تھورے دم کا سہارا کہان گیو

گلوری دینا راجہ اندر کا جوگن کا محظوظ ہو کر جواب دینا جوگن کا شعر مین

پان لیکے کیا کرون کسی سبز رنگ کا مشتاق ہے	ہڈیان چونا ہین بدھان پان ہے
عشق ہولی کھیلے رنگ لایا ہے	فراق نے قتل کا بیڑا اٹھایا ہے
گلوری نے مجھے کیا تکا ہے	فقیرون کا منہ کون کہل سکتا ہے

ہولی گانا جوگن کا سامنے راجہ اندر کے بیچ دُھن بھیروین کے

جرجاے کیان ایسی ہوری	بن سیان دیکھو سالگت موری

دوہرا گانا راجہ اندر کا [illegible]

غزل

[illegible]

پیارے اب تمھارے ہجر میں بنا ہوں یہ حال

جواب ونیا شعر اور کا شعر ویکر

اللہ نے ملایا ہے دل ہم ہوئے ہیں وصل حاصل ہوا اب ملال

غزل شعر ۱۰۹

بھاگ سہاگ پیا سنگ بھاگو سرکھ چڑیا اوڑاؤ نہ سیجنی	سب چوڑیاں ہم توڑی تن من آگ لگو ری
بن سیاں دیکھ سلگت موری	
عبیر گلال ملاؤ کھاک مین انگن کے بیچ رنگ بھری گاگر	گیسو پھاگ کیسو ہو ری دیو ٹیک بھر جو ری
بن سیاں دیکھ سلگت موری	
بن پیا مکھ مار کے تا پڑے نینن کی پچکاری بنا کے	کھوب گلال ملو ری آنسون رنگ مین بوری
بن سیاں دیکھ سلگت موری	
ٹھگ ماری یون ٹھاری ہو ان بن کا مکھ سے استاد کے جاؤن	جیسے کینی ہے چوری جیائے آفت تو ری
بن سیاں دیکھ سلگت موری	
ہار دینا راجہ اندر کا جوگن کو پھر جواب دینا جوگن کا اور ہار نہ لینا	
ہار نہ ہار نہ تو نگی دکھو خار ہے	اپنا گلعذار گلے ہار ہو تو بہار ہے

تو تیرے واسطے کا ہیکو بڑائی ہوئی

خوشنما تیری کلائی کا جو جانا ہے خیال

غزل شعر ۱۰۱

حال پر میری ... غم کی رسائی ہوئی

غزل زبانی شہزادہ

تیرے غم فراق کا افسانہ نگار رہا
ہر لحظہ ہر گھڑی مین اسیر بلا رہا

غزل شہزادہ

شکر صد شکر کیا آج نظارہ تجکو
کب یہ امید تھی دیکھونگا دوبارہ تجکو
مردم آسا تری تصویر تھی آنکھون مین بسی

پھر غزل گانا جوگن کا بیچ دُھن بھیروین کے

دل کو چین اکدم تہ چرخ کہن ملتا نہین
وہ مرا گلفام وہ گل پیرہن ملتا نہین

کسطرح فصل صرصر سے گل کو اڑا لیچلی
گلشن عالم مین وہ رشک قمر ملتا نہین

باولی ہون بحر الفت مین زلیخا کیطرح
یوسف گم گشتہ کا چاہ ذقن ملتا نہین

زندگی سے تنگ ہون یا رب باغ دہر مین
بیکلی ہے دلکو وہ غنچہ دہن ملتا نہین

جیتے جی جس سے مری انسان کرے ترک لباس
بعد مردن اُسکے ہاتھون سے کفن ملتا نہین

جسکی خاطر جہانکتی ہون بجرا لفتین کنوئین
وہ غریق قلزم رنج و محن ملتا نہین

کرتی ہون کو کو سدا صحرا مین قمری کیطرح
پھر کہین وہ غیرت سرو سمن ملتا نہین

ٹھوکرین کھاتی ہون جنگل مین خفت رہا ہی جی
جان پر بنجائے ایسا کوئی بن ملتا نہین

کانٹے تلوون مین چبھے ہین جا کے اب ڈھونڈھون کہان
پیرہن مین بھی مرا نازک بدن ملتا نہین

شکل طاؤس گلستان ہون سراپا داغدار
گل بدن پر کہا مین وہ گلبدن ملتا نہین

صورت فرہاد مین نے جہان ماری بہت پہاڑ
پر کوئی اُستاد سا شیرین سخن ملتا نہین

شالی رومال دینا راجہ اندر کا جوگن کو خوش ہوکر پھر جواب دینا جوگن کا ذو معنی مین

رومال انھین دیکھو جو تنگدست ہین عشق کی گرمی نے مارا ہے سہاجہ کے دورہ مین یہ آسری آئی ہون	فقیر اپنی کملی مین یان مست ہین پسینے سے کنارہ ا ہے جو مانگون سو پاؤن

اقرار کرنا راجہ اندر کا جوگن سے اور غزل گانا جوگن کا طلب گلفام مین

ہوتا ہے کوئی آن مین اب کام ہمارا اب چاہ سے یوسف کو نکلوا دو ہمارے عاشق نے تری مانگ لیا راجہ سے تجکو آجائے اگر یار تو چھاتی لگاؤن اب وصل کے لوٹینگے مزے خلق مین تجکو منگوائیے شہزادے کو اب دیر نہ کیجے اللہ مدد گار ہے ہر حال مین استاد	انعام مین دیدیجیے گلفام ہمارا گھٹتا ہے اندھیرے مین آرام ہمارا دے آئے کوئی جا کے یہ پیغام ہمارا سینے مین طپان ہے دل ناکام ہمارا آغاز سے بہتر ہوا انجام ہمارا نام آپکا ہو خلق مین اور کام ہمارا کر سکتی ہے کیا گردش ایام ہمارا

پہچاننا راجہ اندر کا سبز پری کو اور طلب کرنا لال دیو کو واسطے خلاصی گلفام کے

خمسہ کرنا شہزادہ کا

جواب

[illegible]

اے لال دیو اسطرف جلد آ	بڑا مجکو جوگن نے دھوکا دیا
بناوٹ کی تھی ساری جلوہ گری	نہیں آدمی سبز ہے یہ پری
اسے زر کی خواہش یہاں لائی تھی	پھنسانے گرفتار کو آئی تھی
کبھی اسکو ملتا نہ وہ گلعذار	مگر قول ہارا ہوں تین بار
نکال اب کنوئیں پر تو گلفام کو	حوالے کر اس نیک انجام کو

ملنا گلفام کا سبز پری کو اور گفت وشنید حال ایام فراق مابین عاشق ومعشوق سوال سبز پری کا

قہر تھا ہجر قیامت تھی جدائی تیری	میرے خالق نے پھر شکل دکھائی تیری

جواب شہزادیکا

خاک پر منہ پہ ملے بال میں کے سر پھرا	ہائے اس عشق نے کیا شکل بنائی تیری

سوال سبز پری کا

مجھ پہ ہونا تھا جو کچھ ہو گیا اسکا نہیں غم	ہو گئی قید مصیبت سے رہائی تیری

جواب شہزادیکا

فصل

[illegible]

انکا ... کلکون ... سلد ... [illegible]

اسی حسرت میں ... [illegible]

مسدس کہنا شہزادی کا

ابتک پھر ہوئی کسطرح رسائی تیری	تو مری آگے نکالی گئی تھی تو جگہ پر

جواب سبز پری کا

پھر تجھے چاہ بیابان کھنچکے لائی تیری	بن کے جوگن ہوئی اندر کی سبھا مین داخل

جواب شہزادی کا

دشمن جان تھی ہر جان خدائی تیری	کہکے راجہ سے مجھے کس نے تجھے دلوایا

جواب سبز پری کا

تب ملاقات میسر مجھے آئی تیری	گا کے اور ناچ کے راجہ کو رجھایا مین نے

جواب شہزادی کا

اب شرف لیگئی شاہی یہ گدائی تیری	زر کی طالب ہوئی مجکو لیا راجہ سے

جواب سبز پری کا

ہوگئی لال نزاکت سے کلائی تیری	دیو کمبخت نے کس درجہ ستایا تھا کڑا

جواب شہزادے کا

آدمی صورت بخدا مین نے بنائی تیری	مرض عشق نے سارا تراجوبن لوٹا

جواب سبز پری کا

گھر مین لیچل کے کرونگی مین دوائی تیری	قید نے کر دیا بیمار سے مجکو بدتر

خون ناحق کیا کافر نے ہمارا ہائے
اس جفا کار نے لاکھوں کو کیا ہے بیزار
درد و اندوہ و غم و رنج ہیں بیحد و شمار
ایسے ہاتھوں سے ملا باعث نہ اچھا قرار
کبھی صحرا کو گئے اور کبھی سوئے کہسار
اس نے اس طرح کی آفت میں ہے ڈالا مجکو
بڑی زحمت میں ... [illegible]

آہ یہ ... جان کا ... [illegible]
... وصل ... [illegible]
... آتش عشق

کہ وہ ان اسکی شکایت کمال تک آخر
پری اک قصہ جو طول حکایت آخر

جواب شہزادیکا

[illegible] عشق کا [illegible] کوئی نہیں [illegible]
اور آزار [illegible] آہ یہ آزار نہو
کوئی عاشق کسی معشوق کا زنہار نہو
تا بمقدور کوئی نائل دیدار نہو

یہ بلا عشق وہ ہے جس سے ہزار ہم ہے
اس سے کرتا ہے پریشان [illegible]
جان سے کر گیا مجنون کو اسی نے برباد
اور اسی سے گیا واللہ سے خون فرہاد
وصل سے دور رکھا ہے وامق کو اسی نے برباد
یہ وہ ظالم ہے کہ ہے ظلم کی جس کی بنیاد
چین اسمیں کہاں ان اٹکو آرام کہاں
ماسوا اسکے ہے راحت کا سرانجام کہاں
الحذر اس سے کہ رہتا نہیں دیدہ سے آزار
مرگئے آج تک اس مرض سے لاکھوں بیمار
اور رسوائی ہوا اس میں ہوئی بیحد و شمار

جواب شہزادے کا

پنڈلیان سوجی ہین تلوؤن مین چبھی ہین کانٹی	خار دیتی ہر مجھے برہنہ پائی تیری

جواب سبزپری کا

مجکو ایذا ہوئی پاپوش کے صدقے سے ہوئی	جان اللہ نے گلفام بچائی تیری

جواب شہزادی کا

مین تیری ہاتھ لگا تو مری پھندے مین پھنسا	میرا مطلب ہے امید برآئی تیری

جواب سبزپری کا

یہ تمنا ہے مرے دلمین کہ اب حشر تلک	فضل استاد سے دیکھون نہ جدائی تیری

مبارکباد گانا سبزپری کا گلفام سے ہم بغل ہوکر سب پریون کے ساتھ

شادئی جلوہ گلفام مبارک ہووے	عیش و عشرت کا سرانجام مبارک ہووے
بعد مدت کے حسینون کا نصیبا جاگا	فرش راحت پہ اب آرام مبارک ہووے
سرو قمری کو سزاوار ہو بلبل کو ہو گل	ہمکو سیر گل اندام مبارک ہووے
پی چکے ہجر مین اب خون جگر بھر بھر کے	شربت وصل کا اب جام مبارک ہووے
تخت پر ہمکو مبارک ہو جہا نمین پھرنا	غیر کو گردش ایام مبارک ہووے

قطعہ

پھر کرے [illegible] کبھی سوئے کبھی [illegible]
[illegible] نہ جانے کہاں جائے وہ ہو بابا اس سے
[illegible] لگا الیا سے دیکھو یا اس سے
پھر تو یہ ہے بلا خیز وہ آفت ہے عشق
سچ تو یون ہے کہ ہر طرح قیامت ہے عشق
جان کے لینے کو [illegible] قیامت ہے عشق
باعث طعنہ و تشنیع ملامت ہے عشق
بخدا اس مرض عشق کی علامت ہے عشق [illegible]
راہ الفت میں جو دیکھا تو یہی ہے نتیجہ
دوست زنہار کسی کا یہ نہیں [illegible]

ہوئی زبانی شہزادی سے

اس ستمگار سے اللہ نے [illegible] بچایا
اپنے لاکھون سر [illegible] ہمت [illegible]
نہیں جانا ہے کہ [illegible] کیا اسکی [illegible]
اس بلا سے [illegible] لاکھون دنیا بانہ [illegible]
اس دنیا بانہ [illegible]

ہوئے چلے عشق میں نام بڑی مدت تک	اب زمانہ میں ہمیں نام مبارک ہووے
جعلسازونکے نہ پھندے میں پھنسی طاؤس	گیسوؤنکا ہمیں دام مبارک ہووے
حوریں جنت کو مبارک ہوں فلک کو تارے	باغ کو گل ہمیں گلفام مبارک ہووے
چھپنے شہزادیکو اب ہمسے نہ راجہ اُستاد	یہ امانت سحر و شام مبارک ہووے

تمت

تاریخ اندر سبھا طبعزاد مصنف

ہوئی اندر سبھا جسدم مرتب	جہان نے سُنکے توصیف و ثنا کی
جنوں نے دی صدا اللہ اکبر	ہر اک مصرع ہے یا قدرت خدا کی
ہوا جو یاد اسکو ہے اُڑا وہ	زبان کس کس نے گانے پر نہ وا کی
کسی نے یاد کی لکھی کسی نے	کسی نے جستجو لا انتہا کی
ہوئی شہرت جب اسکی لکھنؤ میں	امانت سب نے خواہش جابجا کی
زروے وجد بول اُٹھے پریزاد	خلائق میں ہے دھوم اندر سبھا کی

شکر خدا کا کہ رسالہ محبوب رنگین طبعان و عاشق مزاجان با وفا معروف بہ اندر سبھا باہتمام محمد صادق صادق پریس لکھنؤ کا بگنج تین چھپی

ہنس نامہ

آیا تھا کسی شہر مین اک ہنس بچارا
رہتے تھے بہت جانور اُس پیڑ کے اوپر
دیکھا جو اُسے طائرون نے حسن مین گلرنگ
باز و لگر و باشہ و شاہین ہوئے عاشق
زاغ و زغن و طوطی و طاوس و کبوتر
کچھ لال چڑے پودنے پدی نہ تھے عاشق
جتنے تھے غرض جانور اُس پیڑ کے اوپر
صحبت جو ہوئی ہنس مین اور جانورون مین
اس ہنس کو جب ہو گئے دو چار مہینے
لو یارو اب ہم جاتے ہین کل اپنے وطن کو
اس بات کے سنتے ہی جو ہر اک کے اُڑے ہوش
ہم جتنے ہین سب ساتھ تمھارے ہی چلینگے
اتنے مین شب کوچ کی ہوئی صبح نمودار
سب ساتھ اوڑے اُسکے جو تھے یار ہوا خواہ
کوئی تین کوئی چار کوئی پانچ اُڑا کوس
دس کوس اڑے پر ہوئی ماندگی غالب
کوئی یان رہا کوئی وان رہا کوئی رہگیا ناچار
چیلین گرین کوے گرے اور باز بھی تھکے
سب بیٹھ رہے ساتھ کے ساتھی جو نظر آہ

ایک پیڑ پہ جو ٹھہر گیا اُسنے گذارا
اُسنے بھی کسی شاخ پہ گھر اپنا سنوارا
وہ ہنس لگا سب کی نگاہون مین پیارا
شکرون نے بھی شکر سے کیا اُسکا مدارا
سب کرنے لگے اُس سے محبت کا اشارا
پدی بھی سمجھتی تھی اُسے آنکھ کا تارا
اُن سب نے محبت مین دل اُس ہنس سے ہارا
اک چند ہوا خوب محبت کا گذارا
اک روز وہ یارون کی طرف کہکے پکارا
یہ پیڑ مبارک رہے اب تمکو تمھارا
بولے کہ یہ فرقت نہین اب ہمکو گوارا
یہ درد تو اب ہم سے نہ جائیگا سہارا
پر اپنا ہوا پہ جو ہین اس ہنس نے مارا
ہر ایک نے اُڑنے کے لئے پنکھ پسارا
کوئی آٹھ کوئی نو کوئی دس کوس پہ ہارا
پھر پر مین کسی کے نہ رہا قوت یارا
کوئی اور اڑا اُنمین جو تھا سب سے کرارا
اُس پہلی ہی منزل مین کیا سب نے کنارا
آخر کے تئین ہنس اکیلا ہی سدھارا

صادق پریس لکھنؤ مین باہتمام محمد صادق چھپا

مختصر فہرست کتب صادق پریس وصادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
ملک العزیز ورجنا	۶/	بالشویک شاہزادی	۱۰/	الو کھا فقیر	۱/	سلیمان عذرا	۰۲/
حسن انجلینا	۶/	حیات شیخ چلی	۲/	مرد میدان کامل	۸/	ذبیح فاطمہ	۳/
فردوس بریں	۵/	ہوائی بندوق	۱/	جنت الفردوس	۷/	وفادار بی بی	۱۰/
حسن بن صباح	۱۰/	بچھڑوں کا ملاپ	۱۰/	کنز فاطمہ	۴/	حکیم گلباز	۱۰/
دلچسپ کامل	۶/	خونی آقا	۴/	اسرار کامل	۵/	یاقوت کی کان	۱۱/
دلکش کامل	۶/	جنگ قفقاز یا بہادر ترک	۲/	احمق الذین	۳/	قدسیہ عرف پاکدامن	۱/
انقلاب فرانس	۶/	بہرام کی واپسی	۱۰/	حاجی بغلول	۰۳/	امین مامون	۱۰/
میاں پوٹ	۰۲/	رام پیاری	۱۰/	بچھڑی دولہن	۳/	امریکن ڈاکو	۰۲/
جنگ طرابلس	۲/	حسن بنارس	۰۲/	ہشو	۰۲/	امریکن نازنین	۱۳/
انجام محبت	۱۰/	جورو کا غلام	۱/	مقدس دیوی	۶/	بے زبان دوست	۷/
وفادار دولہن	۴/	نشتر	۵/	شیر دکن	۸/	طلسمی برج	۰۴/
حسین رانی	۱۰/	اشک حسرت	۸/	قاتل کا قاتل	۰۲/	عربی دلہن	۰۴/
پیارا پیارا عاشق	۰۲/	روز لیبرٹ کامل	۱۰/	چاند سلطانہ کامل دو حصہ	۱۳/	عبرت کامل	۷/
ترکی حرم سرا	۰۲/	سلطان نازک ادا	۰۲/	شہید وفا	۰۳/	حسن سرور	۷/
شریف بدمعاش	۱/	مشتاق زہرا	۰۵/	سر سید احمد پاشا	۰۳/	طرحدار لونڈی	۵/
شریف چور	۶/	رزم بزم کامل	۱۴/	جہان آرا کا خواب	۳/	اختر حسینہ کامل	۶/
نانا صاحب کی لوٹ	۰۵/	ڈاکٹر کی بیٹی	۵/	قاتل شوہر	۵/	جعفر عباسہ	۹/
خونی ساگر	۴/	نشیب وفراز	۹/	فرشتہ وفا	۱۰/	گورا	۲/
کرشمہ رقابت	۲/	مظفر راما بائی	۵/	لاڈلی بیٹی	۰۲/	نیل کا سانپ	۹/
زرپرست	۰۳/	شادی وغم	۷/	معشوقہ فرانس	۸/	امین بک	۱۲/

مختصر فہرست کتب صادق پریس و صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

نجوم و رمل و نقشیات

نام کتاب	قیمت
تالیف سلیمانی	/۱۲
نقش سلیمانی	/۰۲
تجربات سلیمانی	/۰۲
تعویذ سلیمانی	/۰۲
بیاض سلیمانی	/۲
چہل چراغ سلیمانی	/۰۲
باقیات الصالحات	/۰۱
نیر عالم افروز	/۲
عمرو کا چچا	/۸
بہر طلسم	/۱
طلسم بنگالہ	/۰۲
عملیات نادرہ	/۰۲
طلسمات عجائب	/۲
اعجاز محمدی	/۲
اعجاز عیسوی	/۳
لوح سلیمانی کامل	/۸
اندر جال	/۰۲
چلتا جادو کامل	/۴
آفتاب نجوم	/۱۰

نام کتاب	قیمت
محبوب الرمل	/۱۲
اعمال یوسفی	/۱
جواہر خمسہ کامل	/۴

تعبیر و فال

نام کتاب	قیمت
تعبیر نامہ خواب	/۱۲
کاشف اسرار خواب	/۱
کاشف الرویا	/۶
فالنامہ قرآن مجید	/۰۱
فالنامہ سولہ سوال	/۰
فالنامہ قاسمی	/۰

نظم عشقیہ و نعتیہ

نام کتاب	قیمت
کلیات صہبائی فارسی	/۳
گلزار خلیل	/۱۲
دیوان بجا	/۰۲
گلزار تعشق	/۴
مثنوی میر حسن	/۶
زلیخا اردو	/۰۲
چراغ بیعدیل	/۸
گلزار ابراہیم	/۰۲
مثنوی زہر عشق بالتصویر	/۲

نام کتاب	قیمت
مثنوی حسن و عشق	/۰۵
نغمۂ دلکش	/۱۲
مثنوی در شاہوار	/۰۲
مثنوی شمس الضحیٰ	/۴
مثنوی نیرنگ تقدیر	/۸
آئینۂ قدرت	/۱۲
ریاض لطافت	/۸
کلیات ہوش	/۸
اختر مدینہ	/۶
مثنوی گلزار نسیم	/۳
مثنوی گلشن عشق	/۸
مثنوی قلق المعروف بہ طلسم الفت اردو	/۱۲
نظم قادریہ	/۰۳
نکات خرد	/۵
وسیلۃ النجات	/۸
ہفت بند عزیزی	/۰
سواطع الالہام	/۰
مثنوی عالم	/۴
مثنوی ترانہ وحشی	/۰۱

نام کتاب	قیمت
شفاعت و نجات	/۰۱
کلام طاہر	/۰
فغان رحیمی	/۰
مثنوی چار درویش	/۱
مخمس نعتیہ	/۰
نغمۂ شیریں	/۱
ترانۂ شیریں	/۱
مثنوی عبرت انگیز	/۰
دیوان پیغمبر	/۰۱
دیوان حضرت علیؑ	/۱۰

صادق جنتری

یہ جنتری سنہ ۱۹۲۳ع سے برابر شائع ہوتی ہے اسمیں علاوہ جنتری کے قمر در عقرب مع شناخت جدول و تاریخہائے سعد و نحس و سلسلہ تاریخ شاہان اودھ و نظم دلکش و نسخہ جات و تعویذات مجرب تعطیلات دیوان و کلکٹری۔ کورٹ فیس اسٹامپ و دیگر مضامین غیر قیمت /۲

المشتہر محمد کاظم آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ